وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

ترجمان دہلی
پندرہ روزہ

مدیر
عبدالسلام رحمانی
معاون مدیر
[illegible]

مسلک اہلحدیث
کا داعی
(اور)
مرکزی جمعیت اہلحدیث
(ہند)
کا نقیب

الاخوت کا کرشمہ

— بدر کے موقع پر مشرکین مکہ میں سے جو لوگ قید کئے گئے ان میں ایک عدی بن عمیر تھے۔ ان کے حقیقی بھائی مصعب بن عمیرؓ اسلام کے علمبردار تھے وہ پہلے سے مدینہ آ چکے تھے۔ جب عدی بن عمیر کی مشکیں باندھی جانے لگیں تو مصعب بن عمیرؓ کھڑے دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے جو شخص مشکیں باندھ رہا تھا اس کو مخاطب کر کے کہا: اس کو اچھی طرح کس کے باندھنا اس کی اچھی رقم وصول ہوگی۔ عدی بن عمیر نے کہا آپ سے اس کی توقع تھی کہ آپ میرے لئے کوئی کلمۂ خیر کہتے میری سفارش کرتے کہ میرا بھائی ہے ذرا خیال کر کے اس کی مشکیں باندھنا ذرا ڈھیلی باندھنا آخر میرے ماں باپ کا لخت جگر ہے میرا حقیقی بھائی ہے۔ آپ اس کے برخلاف یہ کہتے ہیں کہ مشکیں ذرا اچھی طرح باندھی جائیں تاکہ فدیہ کی رقم اچھی وصول ہو۔

مصعب بن عمیرؓ نے اس کا جو جواب دیا وہ دنیا کی تعمیری کوششوں اور دینی و اخلاقی انقلابات کی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے یادگار رہے گا۔ انہوں نے کہا: تم میرے بھائی نہیں ہو میرا بھائی وہ ہے جو تمہاری مشکیں باندھ رہا ہے۔ اس لئے کہ ایک نئے رشتے، ایک نئی چیز نے ہم دونوں کو جوڑ دیا ہے وہ خون کا رشتہ نہیں ہے لیکن خون کے رشتہ سے وہ زیادہ عظیم، زیادہ مبارک، زیادہ مفید اور زیادہ قابل قدر ہے۔

— جب مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت ہوئی تو مہاجرین و انصار کے درمیان سوائے انسانیت اور سوائے عربیت اور زبان کے رشتہ کے نسلی رشتہ تک نہیں تھا۔ یہ تفصیل میں جانا نہیں چاہتا۔ انصار کا تعلق یمنی قبائل سے تھا اور حجازی مہاجرین کا تعلق حجازی قبائل سے تھا لیکن ان کے درمیان ایک بے نظیر اتحاد پیدا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد کرو اذ کنتم اعداء جب تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے فاصبحتم بنعمتہ اخوانا، تو تم اس کی نعمت سے آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔ اور اسی اخوت کا کرشمہ تھا کہ جب مہاجرین مدینہ پہنچے ہیں تو حضرات انصار نے ان کو اپنے گھروں میں جگہ دی گھروں ہی میں جگہ نہیں دی بلکہ دلوں میں جگہ دی اور آنکھوں پر بٹھایا۔

انصاری کہتا ہے یہ میرا گھر ہے آدھا حصہ آپ کا آدھا میرا آپ جو نسا حصہ شوق سے پسند فرمائیں۔ ایسے ہی کھیتی باڑی میں جائیداد و املاک میں آدھا آدھا حصہ اور حد یہ ہے کہ میری دو بیویاں ہیں ان میں سے ایک کو طلاق دیتا ہوں آپ اس کو اپنی زوجیت کے لئے قبول فرمائیں۔ مہاجرین نے اس کے جواب میں کیا کہا؟

انہوں نے اسی شان کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے غیرت کا مظاہرہ کیا انہوں نے کہا اللہ برکت دے۔ اللہ مبارک فرمائے۔ ہمیں بازار کا راستہ بتا دیجئے ہم وہاں قسمت آزمائی کریں گے جو ہمارے نصیب میں ہوگا وہ ہمیں ملے گا۔

— شام کی فتوحات میں جو لڑائیاں ہوئی ہیں ان میں سے ایک لڑائی کے موقع پر ایک صحابی بیان فرماتے ہیں کہ میں اس خیال سے نکلا کہ میدان جنگ میں اپنے بھائی کو تلاش کروں گا۔ عام طور پر جو لوگ زخمی ہوتے ہیں ان کو پیاس کی شدت لگتی ہے تو میں پانی کا پیالہ لے کر نکلا کہ شاید وہ جاں بلب ہوں تو پانی ان کے ہونٹوں سے لگا دوں گا۔ میں بھائی کے پاس گیا اور دیکھا کہ وہ جاں کنی کی حالت میں ہیں اور ہونٹوں پر پپڑیاں جمی ہوئی ہیں جیسے پیاس لگی ہے میں نے پانی کا پیالہ پیش کیا اتنے میں کسی کے کراہنے کی آواز آئی انہوں نے کہا یہ بھائی پانی کا زیادہ مستحق ہے یہ پانی کا پیالہ آپ اس کو پیش کر دیں۔ جب اس کے پاس گئے تو اتنے میں کسی کے کراہنے کی آواز آئی تو انہوں نے کہا یہ پیالہ فلاں بھائی کو پیش کر دو۔ یہاں تک کہ معتبر راوی بیان کرتا ہے اور اسلامی عہد کی تاریخیں اور تذکرے اہتمام سے لکھی گئی ہیں اس میں ایرانی مبالغہ اور عجمی شاعری نہیں ہے وہ خالص واقعات و حقائق کی داستان ہے، لکھا ہے کہ یہ پیالہ گردش کرتا رہا اور میں برابر چکر کاٹتا رہا جب کسی کے پاس لے جاتا وہ کسی اور زخمی کی طرف اشارہ کر دیتا کہ میرے بجائے فلاں زخمی کو پیش کر دیا جائے۔ یہاں تک کہ میں اپنے بھائی کی طرف آیا جب تک وہ جان جان آفریں کے سپرد کر چکے تھے جب دوسرے کے پاس گیا تو وہ واصل بحق ہو چکے تھے جب تیسرے کے پاس گیا تو وہ بھی مرتبۂ شہادت کو پہنچ چکے تھے۔ میرا پیالہ بھرا کا بھرا رہا اور یہ سب بندے اللہ کو پیارے ہو گئے۔

اور نفسانیت

تاریخ اسلام کا سب سے بڑا المیہ نفسانیت کا وہ کھیل ہے جو ہمیشہ اپنا تماشہ دکھاتا رہا ہم نے کبھی اپنے دشمنوں سے شکست نہیں کھائی۔ تاریخ عالم اور تاریخ اسلام پر نظر رکھنے والے کی یہ بات سن لیجئے اور اس کو اپنے دلوں اور دماغوں میں امانت رکھ لیجئے کہ ہم نے کبھی اپنے دشمنوں سے شکست نہیں کھائی ہم نے اپنے اندرونی اختلافات سے شکست کھائی ہے۔ اس نفسانیت کی بدولت ہماری صفیں ٹوٹی ہیں۔ ہمارے ملکوں کے چراغ گل ہو گئے ہیں اور اسلام پورے ملکوں سے خارج کر دیا گیا ہے۔ اسپین سے اسلام کو نکالنے والی طاقت بجز نفسانیت اور خانہ جنگی کے اور کوئی نہیں تھی۔

میں اسے تسلیم نہیں کرتا کہ عیسائی طاقت نے اندلس سے اسلام اور مسلمانوں کو نکالا ایمان کا چراغ گل کر دیا یہ سب کرشمہ تھا شامی عربوں حجازیوں اور یمنی عربوں کی باہمی آویزش اور باہمی تنازعات کا جو صدیوں سے چل رہے تھے یمنی اور حجازی، بربری اور عرب کی آپسی جنگ سے یہ نوبت آئی کہ اسلام اسپین سے آخری طور پر نکال دیا گیا اور یہ ملک اقبال کے الفاظ میں اذانوں سے محروم ہو گیا ؎

دیدۂ انجم میں ہے تیری زمیں آسماں آہ کہ صدیوں سے ہے تیری فضا بے اذاں

یہی داستان اکثر اسلامی ملکوں کی ہے۔ برصغیر ہند میں مغلوں کا شیرازہ بکھیرنے والی، مسلمانوں کو اقتدار سے محروم کرنے والی اور ان کی طاقت کا چراغ گل کر دینے والی چیز یہی نفسانیت تھی۔ جب اسلام کے مقابلہ میں ہندی قومیت، قبائلی قومیت اور جماعتی قومیت کو ترجیح دی جانے لگی تو یہ ملک تباہ ہو گئے جن کو ہم نے مسلمان کیا تھا۔

(از اقتباسات تقریر مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)

مولانا عبدالرؤف رحمانی جھنڈانگری

علمائے دین اور امرائے اسلام

• بنی امیہ کا مشہور خلیفہ ہشام بن عبدالملک جب حج کے لئے مکہ معظمہ پہنچا تو ایک دن خانہ کعبہ میں حضرت سالم بن عمر فاروق سے پوتے سے اس وقت ملاقات ہوگئی تو خلیفہ نے کہا حضرت مجھ کو کچھ خدمت کا موقع دیجئے۔ حضرت سالم نے کہا کہ خدا کے گھر میں خدا کے سوا کسی سے مانگنا بڑی شرم کی بات ہے۔ جب دونوں حضرات کعبہ سے باہر نکلے تو خلیفہ نے عرض کیا کہ اب تو کعبہ سے باہر ہیں اب کچھ ارشاد فرمائیں۔ حضرت سالم نے کہا میں آپ سے کیا مانگوں دنیا یا دین۔ ہشام نے کہا دنیا! تو جواب دیا کہ دنیا تو میں نے اس مالک حقیقی سے بھی کبھی طلب نہیں کی تو پھر آپ سے کیسے مانگ سکتا ہوں۔ (ابن خلکان ج ۲ ص [illegible])

• حضرت [illegible] بن مسعر نے قوم کے معاملہ میں نہ تو کبھی ارباب سلطنت وحکومت کے سامنے سر کو خم کیا اور نہ مال ومتاع کی حرص وآز میں کبھی مبتلا ہوئے۔ ان کے بارے میں روایت ہے کہ ایک مرتبہ ان سے کہا گیا کہ خلق قرآن کے بارے میں آپ خاموشی اختیار کر لیں تو آپ کو بطور معاوضہ دس ہزار دینار اشرفی پیش کریں گے لیکن امام نے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا اور فرمایا الباطل حقاً من الحق شیء۔ کوئی کسی شخص کا حق برباد و باطل نہیں کر سکتا۔ (شذرات الذہب ج ۲ ص [illegible])

• امام احمد بن حنبل کے پاس ایک شخص نے چار ہزار درہم کا تحفہ پیش کیا اور یہ بھی لکھا کہ یہ صدقہ و زکوٰۃ کی رقم نہیں ہے آپ اسے قبول فرمائیں یہ آپ کے لئے ہدیہ روانہ ہے۔ آپ نے پوری رقم واپس کر دی اور جواب میں اس قدر لکھا کہ نحن فی عافیۃ۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم کو ترقی و اچھی حالت میں رکھا ہے۔ (صفوۃ الصفوہ ج ۲ ص [illegible])

• اسی طرح جعفر برمکی نے حضرت [illegible] کو جب دولت کو طلب کیا ان سے حدیثیں سنیں بہت ہونے پر ایک ہزار دینار دینا چاہا اگر آپ نے قبول نہ فرمایا اور کہا کہ یہ رقم تم مجھے اپنے پاس طلب کرنے سے پہلے بھیج دیتے تو قبول کر لیتا لیکن اب تو ایک گھونٹ پانی بھی حرام سمجھتا ہوں۔ (تحفۃ الحدیث [illegible])

• طبقہ صالحہ کے ایک محدث [illegible] بیٹھے ایک بہت امیر زادے اپنے خدم وحشم کے ساتھ ان کے دروازے پر آئے۔ امیر کے خدام نے آ کر اطلاع دی کہ ابن الملک الخلیل [illegible] سے محدث کو علمی شغل کی وجہ سے نکلنے میں کچھ دیر ہوئی تو دوبارہ خدام نے کہا ابن الملک الخلیل علی الباب وانت لا تخرج۔ ایسے شہزادے زمین زادے دروازے پر حاضر ہیں اور آپ ان سے ملنے کے لئے نہیں نکلتے۔ یہ سن کر روٹی کا ایک ٹکڑا اپنی چادر میں لے کر باہر نکلے جب سامنا ہوا تو روٹی کے ٹکڑے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا من رضی من الدنیا بھذا ما یصنع بابن الملک الخلیل یعنی جو ساری دنیا کے حظ ولذات چھوڑ کر صرف اس روٹی کے ٹکڑے پر خوشی سے گذارہ کر سکتا ہے اس کو بھلا ابن الملک الخلیل سے کیا واسطہ ہوگا؟ (تذکرہ ج ۲ ص [illegible])

غرض یہ کہ مقام زہد بلکہ قناعت بہت بلند ہے یہ حضرات سلاطین کے جواہر و عطیات کو دام مرغ تصور کرتے ہوئے زبان حال بلکہ اکثر زبان قال سے یہ کہتے ہیں

برو ایں دام بر مرغ دگر نہ
کہ عنقا را بلند است آشیانہ

• حضرت سفیان ثوری کو خلیفہ ابوجعفر عباسی نے بلایا اور کہا کہ اپنی کوئی حاجت بیان کرو۔ سید الزاہدین حضرت سفیان ثوری نے فرمایا حاجتی ان لا تدعونی حتی آتیک یعنی میری حاجت و درخواست پوری کرنا چاہتے ہیں تو یہ کر دیجئے کہ آپ مجھے کبھی یاد نہ کریں اور نہ بلائیں۔ (مقدمۃ الجرح والتعدیل ص [illegible])

• تیسری صدی ہجری کے قاضی ابوعبداللہ المحاملی [illegible] میں نماز عید سے فارغ ہو کر سیدھے اس وقت کے مشہور عالم امام داؤد ظاہری کی خدمت میں عید مبارک پیش کرنے کے لئے پہنچے۔ وہاں دیکھا کہ امام داؤد عید کے دن بھی جو کی روٹی کھا رہے ہیں۔ وہاں سے فارغ ہو کر قاضی ان کے ایک پڑوسی کے پاس گئے جو بڑے [illegible] تھے ان سے یہ بات کہی کہ آپ اپنے ہمسایہ کی خبر گیری نہیں کرتے آپ کے پڑوس میں امام ابوداؤد جیسے زبردست عالم موجود ہیں اور وہ عید کے دن بھی جو کی روٹی کھا رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا میں نے کل رات ان کے پاس ایک ہزار درہم بھیجا تھا کہ وہ اس کو اپنی ضروریات میں صرف کریں لیکن انہوں نے قبول نہیں کیا اور غلام سے یہ کہلا بھیجا کہ میری کس ضرورت و پریشانی کو تم نے محسوس کیا کہ میرے پاس آنے روپے بھیجے گئے۔ اب آپ ہی فرمائیے کہ اس میں میرا کیا قصور وخطا۔

قاضی موصوف نے کہا کہ لائیے مجھے دیجئے میں جا کر دے آؤں گا تو انہوں نے اس بار ایک ہزار کے بجائے دو ہزار دے دیئے جب وہ یہ رقم لے کر داؤد ظاہری کے پاس پہنچے تو انہوں نے ناراضگی کے انداز سے کہا کہ میں نے ایک عالم دین ہو کر آپ کو اندر آنے دیا۔ مجھے روپے پیسے کی ضرورت نہیں ہے واپس لے جائیے۔ قاضی صاحب بصد فکر واپس لوٹے اور فرمایا جب میں واپس ہوا تو خدا اور دنیا میری آنکھوں میں نہایت حقیر معدوم ہو رہی تھی۔
(داستان [illegible] مولفہ امام عبدالرحمن [illegible])

اس قسم کے استغنا و بے نیازی کے واقعات بہت ہیں یہاں صرف اشارہ مقصود ہے تاکہ تصویر کا دوسرا رخ ناظرین کے سامنے رہے۔ بہرحال کچھ حضرات تو شاہی وظائف اور عطیات کو ورع وتقویٰ اور توکل وقناعت کے سبب نہیں قبول کرتے تھے اور بعض حضرات تو اس دولت دنیا و عطیات امراء کی کوئی حقیقت اس لئے نہیں سمجھتے تھے کہ وہ اگر چاہتے تو مٹی کا ڈھیلا سونا بن جاتا اور وہ اسے اپنی ضرورت میں استعمال کرتے لیکن جب انہوں نے اپنے زہد واستغنا کے سبب دولت دنیا اور زر اندوزی کو غیر ضروری ٹھہرا رکھا تھا تو کسی سلطان کے زر وجواہر کو وہ کس طرح خاطر میں لاتے۔

علامہ ذہبی نے ایک صاحب کرامت کے تذکرے میں لکھا ہے کہ وہ بڑے مستجاب الدعوات تھے۔ ایک دن ان کے ایک رفیق جو ان کی تنگ حالی سے واقف تھے محدث موصوف کی دعا میں مشغول ہونے کے وقت وارد ہوئے اور کہنے لگے کہ کاش آپ اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے وسعت رزق کی دعا مانگیں۔ ان کے مخلص رفیق کہتے ہیں کہ یہ گذارش سن کر ادھر ادھر دائیں بائیں دیکھا جب کوئی دیکھنے والا نظر نہ آیا تو فرمایا خذ حصاۃ [illegible] الی [illegible] فاذا ھی واللہ تبرۃ ما رأیت احسن منہا۔ انہوں نے ایک کنکری اٹھا کر میری طرف پھینک دی میں نے دیکھا کہ وہ ایک اعلیٰ قسم کا سونا ہے [illegible] اس محدث نے اپنے رفیق سے کہا تم اس سونے کو لے کر اپنے مصارف میں خرچ کرو میں نے تو اس دنیا کو بقدر ضرورت صرف فکر آخرت کے لئے اختیار کر رکھا ہے۔ (تذکرہ اول ص [illegible])

• اسی طرح ولی اللہ ابو ابراہیم بن ادہم کا واقعہ ہے کہ یہ صوفی باصفا جب امیر یعقوب کے پاس آئے تو اس نے اظہار مسرت اور تعظیم کے لئے ایک صدقچی جواہر اپنے خزانہ سے نکال کر نذر کے طور پر پیش کئے۔ ابراہیم نے دربار کے درخت پر نظر ڈالی فاذا ھی [illegible] امیر المومنین یعقوب (مرآۃ الجنان ج [illegible]) تو کیا دیکھا کہ وہ درخت جواہرات سے لدا ہوا تھا جس سے امیر المومنین یعقوب حیرت زدہ ہو گیا۔ تو ایسے اولیاء کاملین دنیوی دولت اور زر وجواہر کے خزانوں پر کیونکر نظر ڈال سکتے ہیں۔ الغرض کچھ حضرات کمال زہد وقناعت اور مقام فضل وعنایت پر فائز ہو جانے کے بعد وظائف وعطیات سے بے نیاز رہے اور کچھ حضرات اپنے کسب وتجارت اور مال ودولت کے سبب ذاتی طور پر مستغنی تھے اور کچھ حضرات اپنے بھائیوں کی اعانت ومساعدت کی وجہ سے وظائف وعطیات سے بے فکر ہو کر علمی زندگی کے مشاغل میں مصروف تھے۔

لیکن ظاہر ہے کہ تمام علمائے دین اور علمائے سلف قناعت اور ولایت کے ایسے مقام رفیع پر فائز نہ تھے اور نہ ان کی بیشتر تعداد مالدار اور دولت مند ولی ہی پر مشتمل تھی اس لئے بہت سارے علماء اپنی زندگی کی بقا اور مشاغل علمیہ ودینیہ کے دوام اور سکون سے کام کرنے کے لئے قبول عطیات و وظائف پر مجبور رہتے۔

بلاشبہ علماء کے لئے معاشی بے فکری اور اطمینان اور وظائف وعطیات کے ذریعہ امراء کی خبرگیری اور اعانت ایک ضروری امر ہے کیونکہ علم کے فروغ وترقی کے لئے معاشی فارغ البالی ضروری ہے۔

مولانا آزاد رحمانی کو صدمہ

ناظرین ترجمان کو یہ خبر نہایت حزن وملال کے ساتھ دی جاتی ہے کہ میرے والد محترم جناب حاجی عبدالعزیز کا ۳ ذی الحجہ کو فالج کے شدید عارضے میں انتقال ہو گیا

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نہایت دیندار صوم وصلوٰۃ کے پابند اور نیک طبیعت تھے ان کو اپنے ایک بیٹے بشیر احمد کے انتقال کا صدمہ لاحق ہو گیا تھا شدید صدمہ تھا اسی حالت میں ان پر [illegible] فالج کا حملہ ہوا اور انہوں نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی۔ ناظرین سے جنازہ غائبانہ اور دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

پندرہ روزہ **ترجمان** دہلی

شمارہ ۲۲	یکم دسمبر ۱۹۷۰ء مطابق ۹ ذی الحجہ ۱۳۹۰ھ	جلد ۲۳

عبد النور راغب تبلیغی

جمعیۃ اہلحدیث اور قربانی

قربانی ہر زندہ تحریک زندہ قوم اور زندہ ملک کا ایک لازمی جزو ہے اور ان کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہے قربانی سے ہی تحریکیں زندہ رہتی ہیں قومیں عروج پاتی ہیں، اور ملک ترقی کرتے ہیں۔ جس معاشرہ میں بھی امن و عافیت اور خوش حالی بغیر ایثار و قربانی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ وہ معاشرے جو انتشار کا شکار ہوں نفاق و عصبیت میں مبتلا ہوں، خود غرضی اور نفسانیت کے مریض ہوں، ان کی زندگی جہنم زار بن جاتی ہے اور وہ کبھی فلاح یاب نہیں ہو سکتے۔

بہت سی تحریکیں اسی لئے ختم ہو گئیں بہت سی قومیں صفحہ ہستی سے مٹ گئیں اور بہت سے ملکوں کے نام و نشان دنیا کی تاریخ سے ہمیشہ نابود ہو گئے کہ ان کے افراد کے اندر کارکنوں اور قائدوں کے اندر ایثار و قربانی کا جذبہ ختم ہو گیا تھا اس زمین و آسمان نے ذرا معلوم کیا کیا انقلابات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں اور عالمی تاریخ نے معلوم نہیں کتنی تحریکوں قوموں اور ملکوں کی تاریخ ہست و بود لکھی ہے۔ تاریخ کسی کا انتظار نہیں کرتی۔ وہ کسی کو حیثیت کی نظر سے نہیں دیکھتی۔ وہ تو جو کچھ اس دنیا میں اپنی نظروں سے دیکھتی ہے اسے نوٹ کر لیتی ہے اور ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیتی ہے تاریخ کے صفحات میں قرآن کے صفحات میں احادیث کے صفحات میں بے شمار تحریکوں قوموں اور ملکوں کی داستان عروج و زوال بکھری پڑی ہیں قوم نوح قوم ہود قوم عاد قوم ابراہیم قوم شعیب قوم صالح قوم موسیٰ اور قوم عیسیٰ کے قصص کیا ہم بھول گئے ہیں۔

خود اپنی تاریخ پر نظر ڈالئے کہ چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ ایک نہیں ہزاروں قربانی کے ولولہ انگیز واقعات سے لبریز ہے بے شمار تاریخی کارناموں سے روشن ہے اور یہ ایمان افروز واقعات اور عظیم کارنامے ختم نہیں ہو گئے آج بھی لکھے جا رہے ہیں یہ زمین یہ آسمان آج بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر حیرت و استعجاب کے ساتھ ملت اسلامیہ کے لائق فرزندوں کی عظیم قربانیوں اور کامیابیوں کو دیکھ رہے ہیں۔ ہاں۔ لیکن کون آج اسلامی تاریخ میں رنگ بھر رہا ہے۔ کون ہیں جو آج کی تاریخ میں نمایاں مقام حاصل کر رہے ہیں۔ کیا آج جماعت اہلحدیث کے افراد سر اونچا کر کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ جیالے ہم ہیں وہ مجاہد ہم ہیں وہ غازی ہم ہیں وہ محدث ہم ہیں وہ مجتہد ہم ہیں۔

اہلحدیث جن کا دعویٰ ہے کہ ہم صحیح معنوں میں علم نبی کے وارث ہیں اسلام کے سچے شیدائی ہیں۔ اسلام کے صحیح ترجمان ہیں مولانا حنیف ندوی صاحب ہماری مشعل راہ اور ہمارا امتیازی نشان ہے کیا آج آپ اپنے دعوے میں آپ سچے ہیں کیا آپ کی آج کی زندگی خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی اس کا ثبوت دے رہی ہے کیا آج غیر جانبدار مورخ اور محقق آپ کے اس دعوے پر مہر تصدیق ثبت کر دے گا۔ وہ ہرگز آپ کے دعوے کو تسلیم نہیں کر سکتا اور نہ تصدیق کر سکتا۔

آپ کہہ سکتے ہیں کہ دور نبوی کی قربانیوں کی تاریخ ہماری ہی تاریخ ہے صحابہ تابعین و تبع تابعین کے عظیم کارنامے ہماری ہی تاریخ کا حصہ ہیں امام مالک امام ابو حنیفہ امام شافعی امام احمد بن حنبل امام بخاری امام مسلم وغیرہ وغیرہ ہماری ہی تاریخ کے روشن ستارے ہیں امام ابن تیمیہ امام ابن قیم محمد بن عبد الوہاب نجدی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سید احمد شہید بریلوی شاہ اسمٰعیل شہید نواب صدیق حسن خاں سید نذیر حسین محدث دہلوی ہمارے ہی گلشن کی شمعیں ہیں عبد اللہ غزنوی محمد ابراہیم آروی، عبد العزیز رحیم آبادی ثناء اللہ امرتسری، ابراہیم میر سیالکوٹی کے کارناموں کو

کون ہماری تاریخ سے محو کر سکتا ہے بیشک بے بیچ ہے آپ کی تاریخ درخشاں آپ کا ماضی شاندار آپ کے اکابرین کی تاریخ سنہری حروف سے لکھی جائے گی۔

لیکن کیا عالمی تاریخ وہیں پر ختم ہو گئی کیا اب زمانہ نے تاریخ سازی کا بند کر دی۔ نہیں نہیں تاریخ تو لکھی جا رہی ہے اور لکھی جاتی رہے گی لیکن موجودہ دور میں اہل حدیث کا کوئی رول نہیں لکھا جا رہا ہے اور آج ہمیں تاریخ سست، نکمے بزدل زمانہ نشناس اور مرغ بانگ کر آگے بڑھ رہی ہے تاریخ یہ الزامات لگا رہی ہے آج اس جماعت پر جو مجاہدین کی جماعت تھی حق گوئی اور شجاعت جس کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی سارا عالم جس کے کارناموں پر عش عش کر رہا تھا۔ مخالفین بھی جس کے عزائم و حوصلوں اور کارہائے نمایاں پر دل و دیدہ بچھائے رہتے تھے افسوس آج اس کی حالت پر یہ تبصرہ اور تنقید ہے" اور یہ کا پتہ نہیں آپ کے ذہن میں اس کا کیا جواب ہے لیکن میرے خیال میں تو ان الزامات میں کچھ نہ کچھ صداقت ضرور ہے معلوم کچھ ایسا ہی ہو رہا ہے کہ افراد اہل حدیث اپنے اکابر کی قربانیوں کا بس کلمہ پڑھ کر قناعت کر بیٹھے ہیں خود قربانیاں کرنے کو تیار نہیں [illegible] آج کے اکابر کے پاس قربانی کا تحفہ نہیں ہے بجا طور پر یہ سوال کر رہی ہے کہ جماعت کے لئے ایسی کیا چیز چھوڑ کر جا رہے ہو جسے ہم [illegible] کے سامنے پیش کر سکیں۔

اسلام تو قربانیوں کا نام ہے اور اسلامی تاریخ ان سر فروشوں کا ذکر کرتی ہے جنہوں نے خوشی خوشی اپنی جانیں لٹا دیں اہل حدیث نے وقت کی قربانی اسلام کے لئے زندگی وقف کے کام کر کے دین الٰہی کی حمایت و اشاعت کے لئے ہمیشہ وقف کر دی تھی اور کسی موقع پر بھی اسلام پر آنچ نہیں آنے دی۔ مال کی ضرورت پڑی مال دیا وقت کی ضرورت پڑی وقت دیا اور جب جان کی ضرورت پڑی تو جان بھی ہتھیلی پر رکھ کر قربانی کر دی لیکن آج ہم مولانا کی قربانی اسے کہتے ہیں نہ وقت کی۔ جان کی قربانی تو بڑی دور کی بات ہے۔ وہ سب کے سب آج اہل حدیث کا فرض سمجھتے ہیں کہ چونکہ ایک جماعت کا سالانہ چندہ دے دیا لیکن جماعت اس کا کہیں بھی ذکر نہیں کرتی پریس نہیں کرتی تاکہ اسے کوئی انعام نہیں دے دے گی اگر ترجمان ہے جس کا ہی وقفہ الاشاعت پندرہ روزہ ہے اور وہ بھی بارہ صفحات کا ہے یہ ترجمان دنیا جماعت کا آرگن ہے جب دوسری ہم عصر دینی تنظیمیں کے پاس روزنامے ہیں سہ روزے ہیں ہفت روزے ہیں ماہنامے کئی کئی زبانوں میں ہیں۔ اور بجا طور پر کہنا ہے کہ ہمارے پاس نہ کوئی تصنیفی ادارہ ہے نہ تحقیقی نہ تبلیغی اور نہ کوئی عربی علوم کا کوئی ادارہ

نہ کوئی ہمارے یہاں تصنیف ہو رہی ہے نہ تالیف دوسروں کے یہاں دار المصنفین ہیں ندوۃ المصنفین ہیں جہاں تحقیقات و نشریات اور دیگر لائبریریاں تحقیق و تصنیف بے شمار ادارے ہیں بے شمار اخبارات ہیں یہی وجہ ہے کہ ہمارا سال نہیں ہمارے لوگ جو ہم سے پیچھے تھے آج میدان میں ہم سے آگے نکل چکے ہیں یہ انتشار اور خلفشار ہے کہ جماعت میں ابھی تک ہر جو رہے اس کی لگن ایمان موجود ہے اس کا سرمایہ موجود ہے اس کا علم موجود ہے اس کے وسائل موجود ہیں لیکن ان سے کام لینے والے موجود نہیں ہیں حرکت کرنے والے نہیں ہیں حوصلہ نہیں ہے جہاد کا اسپرٹ نہیں ہے زمانہ شناس نہیں ہے لیکن دیکھا ہی دیکھو ہاں مگر حالات میں تبدیلیاں آ رہی ہیں اور انقلاب ضرور آئیگا کچھ جاہد تھے کہ جس کے لئے قربانیاں نہیں دی گئیں اور پھر ہماری تاریخ نئے سرے سے لکھی جائے گی

ہمارے بہت سے احباب کو شکایت ہے کہ مرکز کچھ نہیں کر رہا ہے میں کہتا ہوں کہ آپ تو مرکز پر اتنا انحصار کیوں کر رہے ہیں آپ خود کچھ کیوں نہیں کرتے۔ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس ۱۹۰۶ء میں قائم ہوئی تھی لیکن کوئی بتا سکتا ہے کہ تقسیم ملک تک کانفرنس نے سب کو زیادہ کوئی کام کیا جو قابل ذکر ہو مرکز و عشرت [illegible] کی پندرہ تک تھوڑے نہیں چلتا بلکہ پچاس سالہ عرصہ میں بھی کیا ہوا کر گئے تھے سب کچھ تقسیم سے قبل تمام علماء اپنی اپنی سطح پر اپنی اپنی جگہ ایک ایک جماعت کا کام کر رہے تھے۔ مرکز تو کسی کا نہیں تھا مرکز کی حیثیت ایک رابطہ کی تھی دل و جان سے سب ایک تھے سب اکٹھے ہو کر سالانہ آل انڈیا اجلاس عام کیا کرتے تھے اور کوئی بھی کوئی کتاب مرکز سے شائع ہوتی ہو تو اس زمانہ میں بھی بے شمار علمی کام ہوتے تھے۔ تفاسیر و شروح احادیث اور دیگر علمی کتابیں لکھی جا رہی تھیں وہ سب انفرادی تھیں پنجاب میں دہلی میں بہار میں یوپی میں راجستان اور جنوبی ہندوستان کے دیگر علاقوں میں جیالے علمی کام ہو رہے تھے مرکز سے کچھ ہی کچھ نہیں لیا کرتے تھے اس طرح ادارے اور انجمنیں اپنی ذمہ داری سمجھ کر اپنی جگہ کام کرتی تھیں۔ سب مرکز پر انحصار کئے ہوئے نہیں تھے اس لئے ہمیں مرکز کی بھی بڑی ذمہ داری ہے

اگر احباب جماعت چاہتے ہیں کہ کچھ کام ہو تو ان کو چاہئے کہ مرکز پر انحصار بالکل ختم کر دیں مرکز کو صرف رابطہ کا کام سمجھیں اسی میں اچھے ہر کام کو سمجھا ہے اسے اپنے مسائل پر مشورہ لیجئے عالم ہر نوجوان ہر سرمایہ دار اپنی اپنی جگہ پر ہمہ گیر کام انشاء اللہ ہمیں کسی سے شکایت نہ ہو گی اور نہ ہم پیچھے رہیں گے اپنے وقت کی قربانی کیجئے پھر آپ کی ہمت اور صلاحیت بے حد کارگر ہوگی۔ یقین کیجئے کہ تاریخ عالم جیالوں کو ان کا مقام [illegible]

مولانا ابو العاص وحیدی جامعہ سراج العلوم بونڈیہار

صحافت ایک عظیم سرچشمۂ انقلاب — طالبانِ علومِ نبوت سے خطاب

[illegible] مضامین عام طور پر [illegible] سے [illegible] اور [illegible] مغربی تہذیب [illegible] تھا [illegible] اور [illegible] اور [illegible] اقتدار اپنا [illegible] امت مسلمہ نے نہایت [illegible] اور مغربی تہذیب [illegible] اور [illegible] مغربی تہذیب کو قبول کر لیا [illegible] اسلامی [illegible] مغربی [illegible] عالم اسلامی [illegible] روحانی [illegible] زندگی [illegible] مغرب [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فرماتے ہیں۔

[illegible]

اس [illegible] امت مسلمہ کو [illegible] اجتماعیات [illegible] مغرب کی تقلید [illegible] ہم نے ان سے [illegible]

امت مسلمہ کی [illegible] ایک ایسا [illegible] مفکر ملت جناب مولانا ابو الحسن علی میاں ندوی کی زبان میں [illegible] سے تعبیر کرتا ہوں اور [illegible] مرحوم کے قتیل ستم الاستاذ سید قطب شہید کی زبان میں "جاہلیت" سے تعبیر کرتا ہوں۔ اور حقیقت مغربی تہذیب ایک ایسا [illegible] لوگ اور دین و مذہب کو [illegible] والا ایسا سیل رواں ہے جس کے [illegible] مسلم معاشروں میں ایک [illegible] انسانی اخلاق و عادات [illegible] اور مذہبی و روحانی [illegible] بیٹھا گئے حالات میں اگر امت مسلمہ نے اپنی روش نہ بدلی اور مغربی تہذیب کا مقابلہ نہ کیا [illegible] انسانیت کی [illegible] اور [illegible] حالات اور [illegible] مستقبل کا مورخ خون کے آنسو بہائے گا۔

آج ضرورت ہے کہ امت مسلمہ مغربی تہذیب کا بھرپور مقابلہ کرے لیکن مغربی تہذیب اور اس کے علمبرداروں کا مقابلہ صرف مادی میدان میں کرنے کی [illegible] ایک بہت [illegible] امت مسلمہ ایک بلند نصب العین رکھنے والی ایک مثالی امت ہے جس کے [illegible] ترین زوال [illegible] ہے [illegible] تہذیب مادی ساز و سامان سے [illegible] میدان میں [illegible] روحانی [illegible] کردار و عمل کی [illegible] تہذیب اور اس کے [illegible] کا ایسا [illegible] گوشہ ہے کہ اگر امت مسلمہ نے ایمان و یقین اور کردار و عمل کے [illegible] کی زندگی [illegible] انقلاب آ سکتا ہے [illegible] ہوئے طوفان کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

مسلمانوں کے بہت سے طبقات علماء، طلباء، عوام، تجار، کاشتکار اور صنعت کار وغیرہ۔ ضرورت ہے کہ مسلمانوں کا ہر طبقہ اپنے دائرے میں ایمان و یقین کی شمع روشن [illegible] اسلامی فرائض انجام دے اسلامی کردار و عمل کو رہنمائے زندگی بنائے اور ایک باشعور دینی زندگی گزارے۔ اس لئے کہ ایمان و یقین اور صالح کردار و عمل میدان زندگی کے ایسے ہتھیار ہیں جنہیں اختیار کر کے مرد مومن پوری کائنات کو فتح کر سکتا ہے۔ ڈاکٹر اقبال علیہ الرحمہ اس حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

امت مسلمہ کا ایک اہم طبقہ طالبان علوم نبوت کا طبقہ ہے۔ طلباء کرام امت مسلمہ کے حقیقت منتظر اور اس کے روشن مستقبل کے درخشاں تابناک اور جگمگاتے ستارے ہیں یہ طبقہ امت مسلمہ کی بہت سی آرزوئیں وابستہ ہیں۔ یہی لوگ مستقبل قریب میں دین کے داعی، ملت کے سپاہی، قوم کے ترجمان اور دین کے پاسبان بننے والے ہیں اس لئے طلباء کرام کو چاہئے کہ زمانہ کے حالات اور اس کے تقاضوں سے واقفیت حاصل کریں اور قلب میں ایمان و یقین کا سوز، جہاں عمل کا جذبہ اور ہاتھوں میں کتاب و سنت کی شمع لئے ہوئے ایک باشعور، تقویٰ اور انقلابی زندگی گزاریں۔ اس طرح سے طلباء کرام جن کی رگ و ریشے میں جوانی کا خون رواں دواں ہے اپنی طاقت و توانائی سے قوم و ملت کی زندگی میں عظیم ترین علمی و فکری، انفرادی و اجتماعی اور اخلاقی و معاشرتی انقلاب برپا کر سکتے ہیں اور دوسری طرف مغربی تہذیب اور اس کے نتیجہ میں پیدا شدہ انسانیت سوز نظریات و تحریکات کا قلع قمع کر سکتے ہیں۔ یہ بات کوئی خوش فہمی نہیں کہ تاریخ بتاتی ہے کہ قوموں کی زندگی میں نوجوانوں ہی نے ہر قسم کے انقلاب آفریں کارنامے انجام دیئے ہیں۔

اس سلسلے میں ہم طلباء کرام کو سب سے پہلے ایک بہت بڑی حقیقت یاد دلاتا ہوں جس سے مدارس اسلامیہ کے اکثر طلباء ناآشنا نظر آتے ہیں۔ وہ ہے انسانی زندگی میں کردار و عمل کی اہمیت۔ حالانکہ کردار و عمل ہی وہ سرچشمۂ قوت ہے جسے اپنا کر ہمارے طلباء کرام زندگی کے بلند مقاصد حاصل کر سکتے ہیں۔ اسلام نے تو زندگی اور موت کے تمام ہنگاموں کا مقصد اصلی حسن عمل ہی کو قرار دیا ہے۔ خداوند عالم کا ارشاد ہے:

تبارک الذی بیدہ الملک وھو علی کل شئ قدیر الذی خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا وھو العزیز الغفور

وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس کے قبضے میں پوری بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے کون عمل کے اعتبار سے بہتر ہے اور وہ غالب مغفرت کرنے والا ہے۔ (سورۃ الملک)

آیت بالا سے جو حقیقت نمایاں طور پر سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ انسان کی عمل کی آزمائش گاہ ہے تو انسان کو چاہئے کہ کردار و عمل کے میدان میں سبقت لے جانے کی کوشش کریں لہٰذا طلباء کرام کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ جس طرح شعر و ادب، علم و فن میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں، اسی طرح انہیں کردار و عمل کے میدان میں بھی باہم مسابقت و مسارعت کرنی چاہئے۔ تمام دینی معمولات کو معمولات بنا لینا چاہئے اور اسلام کی اخلاقی و عملی تعلیمات کا پیکر مجسم بن کر قوم و ملت کے سامنے آنا چاہئے۔ اگر طلباء اور تمام طبقات مسلمین میں یہ روح و اسپرٹ پیدا ہو جائے تو بڑی آسانی سے ہم اس تہذیب اور اس کی زہر افشانیوں کا سد باب کر سکتے ہیں اور عالم انسانیت کے خزاں رسیدہ چمن کو باغ و بہار بنا سکتے ہیں۔

اسی طرح طلباء کو ایک اور گوشہ کی جانب خصوصی توجہ کرنی چاہئے وہ ہے وسعت فکر و نظر اور مہارت علم و فن کے ساتھ دین کی نشر و اشاعت کے اسباب و وسائل کو اپنانا اور اس میں درک پیدا کرنا۔ خطابت و صحافت دین و تحریک کی تبلیغ و اشاعت کے دو ایسے بنیادی وسیلے ہیں جن کی ہر زمانہ میں اہمیت رہی ہے۔ ماہر خطیبوں اور صحافیوں نے ہر دور میں بڑے اہم انقلابی کارنامے انجام دیئے ہیں قوموں کے تن مردہ میں روح پھونکے، دھارے کا رخ بدلنے اور حالات کا مقابلہ کرنے میں ناقابل فراموش رول ادا کیا ہے۔ ادیان و مذاہب اور اقوام و ملل کی زندگی میں جب بھی زوال و انحطاط کا منحوس وقت آیا ہے دینی و ملی جسم میں ہلاک جراثیم پیدا ہوئے ہیں اور اغیار نے ہر چہار جانب سے ناپاک حملے کئے ہیں تو صحافت و خطابت کے مخلص اور سپہ پوش علمبرداروں نے اپنی زبان و قلم سے اقوام و ملل کے اندر اسلامی سوز و حرارت پیدا کی

ہے دینی احساس اور ملی غیرت کو ابھارا ہے اور معاندین و مخالفین کے ناپاک حملوں کا دندان شکن جواب دیا ہے۔

خطابت کے مقابلے میں آج صحافت کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ بہت سے ملی و ملکی انقلابات صحافت ہی کے مرہون منت نظر آتے ہیں۔ اس لئے طلباء کرام کو صحافتی شعبہ کی جانب بھی خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے آج کے اس تحقیقی اور استدلالی دور میں طلباء کرام کا جو کارنامہ اذہان و قلوب کو زیادہ سے زیادہ اپیل کر سکتا ہے وہ صحافتی کارنامہ ہے۔ قومی و ملی شعور بیدار کرنے اور حالات و خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے صحافت ایک حسین و دلکش اور موثر شاہراہ ہے مسلمانوں کے اندر دینی انقلاب پیدا کرنے اور مغربی تہذیب کا قلع قمع کرنے کا سب سے زیادہ موثر ترین ذریعہ صحافت ہے طلباء کرام صحافت کو اپنا کر امت کے نخل آرزو کو بار آور کر سکتے ہیں امت مسلمہ کے اندر ایمان و یقین کا سوز اور حسن عمل کا شوق پیدا کر سکتے ہیں اور ہر لمحہ عدو کے دین بیزار اور انسانیت سوز نظریات و تحریکات کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں کا صفایا.. کر سکتے ہیں۔

تاریخ کے جھروکے سے دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ اسلامی صحافت نے ہر دور میں جب دنیا کی اس ظلمت شب سے کہیں زیادہ بھیانک اور خوفناک تاریکیوں نے دیدہ بیدار کو تار تار کیا ہے دین اسلام کی شمعیں جلائی ہیں اور ایک ناقابل فراموش دینی و ملی انقلاب پیدا کیا ہے یوں تو اسلامی تاریخ صحافت کے انقلابی کارناموں سے بھری ہوئی ہے جنہیں شمار کرنا ایک مفصل و مطول کتاب کا موضوع ہے اس لئے ہم طلباء کرام کیلئے صرف اشارے کے انداز میں صحافت کے ناقابل فراموش انقلابی کارناموں کا تذکرہ کر رہے ہیں امید ہے کہ انہیں پڑھ کر طلباء کرام کی رگ و پے میں صحافت کا جوش پیدا ہوگا۔

تاریخ بول رہی ہے کہ انسانیت کے محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مکتوبات مقدسہ کی روحانی صحافت سے اسلامی روحانی انقلاب پیدا کیا۔ خلفاء راشدین نے عمال اور گورنروں کے اندر صحافت ہی سے ایمانی و احتسابی انقلاب پیدا کیا۔ حضرت عمرو بن العاص نے اپنی صحافت سے معاشی اقتصادی و سیاسی انقلاب پیدا کیا۔ دین اسلام کی راہ میں پیش آنے والے نئے واقعات و حوادث اور عصری مسائل کا جواب دینے کے سلسلے میں ائمہ عظام اور فقہاء کرام نے فقہی و دینی انقلاب پیدا کیا۔ اسلامی مسائل کے دلائل کی فراہمی اور احادیث رسول کی تدوین و ترتیب کے میدان میں محدثین عظام نے اپنی صحافت سے حدیثی و استدلالی انقلاب پیدا کیا۔ قرآن مجید کے اسرار و رموز کی تشریح و تفسیر کی راہ میں مفسرین کرام نے اپنی صحافت سے زبردست تفسیری انقلاب پیدا کیا۔ اسلام کی تجدید و احیاء کی راہ میں مجددین کرام نے ناقابل فراموش دینی و اسلامی انقلاب پیدا کیا شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اپنی صحافت سے تجدیدی و جہادی انقلاب پیدا کیا علامہ ابن جوزی کے درد و سوز میں ڈوبے ہوئے قلم نے اصلاحی و تبلیغی انقلاب پیدا کیا۔ عرب دنیا کو مغربی سامراج سے نجات دلانے کے لئے جمال الدین افغانی نے اپنی صحافت سے فکری و تحریکی انقلاب پیدا کیا۔ ہندوستانی مسلمانوں کو جامد تقلید اور فقہی جکڑ بندیوں سے نجات دینے اور اسلام کی جامع تعلیم اسلامی عقائد کو مصفی اور مجلی بنا کر . . . پیش کرنے کے سلسلے میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور نواب صدیق حسن قنوجی نے اپنی صحافت سے زبردست فکری و دینی انقلاب پیدا کیا۔ ہمارے ہندوستان میں جب مغلوں کی اسلام دشمنی غالب آچکی تو شاہ عبدالعزیز سید احمد شہید رح اور شاہ اسمٰعیل شہید رح نے اپنی صحافت سے توحیدی و انقلابی انقلاب پیدا کیا۔ قرآن و حدیث کو اسلامی شریعت کے مصدر و ماخذ کی حیثیت سے پیش کرنے اور اہل حدیثیت کی اشاعت کے سلسلے میں سید میاں نذیر حسین دہلوی اور ان کے فیوض سے مستفید ہونے والے علماء مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارکپوری مولانا احمد اللہ صاحب پرتاپگڈھی اور دوسرے معاصرین افاضل نے اپنی صحافت سے عظیم ترین دینی انقلاب پیدا کیا۔ آریوں اور قادیانیوں کے فتنے کو دبانے کے لئے بانی دارالعلوم دیوبند مولانا قاسم نانوتوی اور مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہ اکابر امت نے اپنی صحافت سے علمی و کلامی انقلاب پیدا کیا ہمارا ملک جب انگریز سامراج کے شکنجہ ظلم میں کراہ رہا تھا تو اس وقت ابوالکلام آزاد، محمود الحسن، محمد علی جوہر اور ظفر علی خاں حضرات محسنین قوم نے اپنی صحافت سے قومی اور ملی انقلاب پیدا کیا۔ گلستان تصوف کے پاسبان مولانا رشید احمد گنگوہی نے اپنی صحافت سے تبلیغی و احسانی انقلاب پیدا کیا اور کتاب و سنت کی تعلیمات کو نکھارنے اور سلفیت و اہل حدیثیت کو زندہ و پائندہ کرنے کے سلسلے میں مولانا محمد صاحب جونا گڈھی مولانا محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالی مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی مولانا عبدالسلام صاحب بستوی اور دوسرے علمائے اہل حدیث نے اپنی صحافت سے عظیم الشان سلفی انقلاب پیدا کیا۔

یہ تاریخی شواہد کہہ رہے ہیں کہ اسلامی صحافت نے ہر زمانے میں ایک انقلاب پیدا کیا ہے۔ تاریخ ببانگ دہل اعلان کر رہی ہے کہ جب بھی امت مسلمہ کے اندر دینی اضمحلال پیدا ہوا ہے یا جب بھی کسی گمراہ کن تحریک نے حملہ کیا ہے جب بھی کسی بجلی نے خرمن اسلام کو خاکستر کرنے کا ارادہ کیا ہے اور جب بھی کسی نئے طوفان نے اسلام کے قصر حسین کو منہدم کرنا چاہا ہے تو صحافت نے اس کا بھرپور مقابلہ کیا ہے اور آن کی آن میں معاندین و مخالفین کے عزائم اور حوصلوں کی دنیا خاکستر کر دی ہے۔ درحقیقت یہ صحافت کے وہ نمایاں قابل صد فخر کارنامے ہیں جن کو جریدہ عالم پر نقش دوام کی حیثیت حاصل ہے اب اسلامی صحافت کے اندر وہ قدیم اسپرٹ اور روح باقی ہے کہ اسے اپنا کر حالات کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے اور چنگیزی افرنگ اور مغربی نظریات کی بیخ کنی کی جا سکتی ہے چنانچہ اس دور میں بھی فضلائے دارالعلوم دیوبند کی دینی و علمی اکیڈمی ندوۃ المصنفین متوسلین ندوۃ العلماء کی ادبی و علمی اکیڈمی دارالمصنفین، مجلس تحقیقات و نشریات ندوۃ العلماء لکھنؤ اور دوسری علمی اکیڈمیوں کے صحافی اپنے قلم زرنگار کی صحافت سے لوگوں کے اندر علمی، ادبی، تاریخی اور دینی انقلاب پیدا کر رہے ہیں بالخصوص مسلکی خاص طور پر جماعت اسلامی کی کتابوں نے دین کی انفرادی و سماجی اور اقتصادی و سیاسی تعلیمات کو نکھارنے اور اسلام کو مکمل و مدلل نظام حیات کی شکل میں پیش کرنے کے سلسلے میں بڑا عظیم الشان تجدیدی کارنامہ انجام دیا ہے۔

ہونا تو یہ تھا بہر حال ہمارا جاننے سے جانے نہ دینے کی ہی نہ جانے بات تو رہا جائے اب ہم طالبان علوم نبوت سے عرض کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنے اندر صحافتی ذوق پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اسی ادراک و شعور کے ساتھ میدان صحافت میں قدم رکھیں کہ اگر اس طالب علمانہ زندگی کے لئے امت مسلمہ نے ہم سے کوئی سوغات طلب کی تو اس وقت ہم اپنی اسلامی صحافت کا حسین تحفہ پیش کر سکتے ہیں اور امت مسلمہ کی زندگی میں ایک دیرپا انقلاب برپا کر سکتے ہیں جس کو تاریخ ایک مخصوص کارنامہ شمار کرے گی۔ کاش میری یہ آواز صدا بصحرا ثابت نہ ہو اور طلباء کرام اسے گوش ہوش سے سن لیں۔

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہمارے طلباء کرام کو اپنے اندر صحافت کا ذوق پیدا کرنا ہے اور اسلامی صحافت کا ذوق پیدا کرنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ طلباء عزیز انہیں مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کریں جن کے یہاں زبان و ادب کی چاشنی کے ساتھ مسلم دل کی گہرائی، قوم و ملت کا درد و سوز، دین و مذہب کے لئے تڑپ اور تہذیب اور اسلامی شریعت سے والہانہ عقیدت و محبت کا جوش و خروش پایا جاتا ہو ایسے مصنفین عظام کی کتابوں اور مضامین کے مطالعہ سے طلباء کی صحافت کے اندر لامحالہ ان کے پاکیزہ اثرات جلوہ گر ہوں گے اور اس طرح ان کی صحافت کو ترقی نصیب ہوگی نیز اسلامی پاکیزہ صحافت جلوہ گر ہوگی لیکن اگر ہمارے طلباء عزیز نے ان صحافیوں کی کتابوں کا مطالعہ کیا کہ جن کے یہاں فقط زبان و ادب کی چاشنی ہو۔ اس کے علاوہ ان کی کتابیں ہر قسم کے صلاح و فلاح کے عنصر سے خالی ہوں تو طلباء کے اندر جانے غیر جانبدارانہ تخریب عالم کے احساسات و جذبات پروان چڑھیں گے اور ان کے اندر پاکیزہ و اسلامی صحافت کا درد و ذوق کبھی نہیں پیدا ہو سکتا جو ہمارے اسلاف کا طرہ امتیاز رہا ہے بلکہ آوارہ اور بازاری صحافت کی ساری خرابیاں ان کے اندر در پیدا ہو سکتی ہے جو زہر سے کم قاتل ہے اور تجربہ شدہ ہے۔ اس لئے طلباء کرام کو ایسی غلیظ اور ناپاک صحافت سے احتراز کرنا چاہئے ورنہ وہ منزل انہیں کبھی نہیں مل سکتی جو ان کی تمام تعلیمی تگ و دو اور کاوشوں کا مقصد اصلی ہے۔

آخر میں ہم صحافتی مشق کرنے والے تمام طالبان علوم نبوت اور علماء و فضلاء کی خدمت میں دل کی گہرائیوں سے تہنیت و مبارکباد کے نذرانے پیش کرتے ہوئے ان سے گذارش کریں گے کہ صحافتی زندگی کی وہ حسین منزل جس پر ان کی نگاہ ہونی چاہئے وہ نظروں سے اوجھل نہ ہونی چاہئے وہ یہ ہے کہ ہمارے سینے اسلامی درد و سوز سے معمور ہوں ہماری صحافت اپنے اندر انقلابی شان رکھتی ہو اور ہم تعمیر جہاں کے مقدس جذبات لئے ہوئے ہوں۔

عالم ہمہ ویرانہ ز چنگیزی افرنگ
معمار حرم باز بہ تعمیر جہاں خیز

ترجمان کی بابت خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ دینا نہ بھولئے۔

(ادارہ)

ابوعتیق کویت
ترجمہ: عاشق علی اثری لبستوی مدرسہ دارالحدیث مئو

داڑھی کی شرعی حیثیت

[illegible] ... زبان مبارک ... [illegible] ... صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... رسول پر صرف کھلا تبلیغ کر دینا ہے۔

درحقیقت ... داڑھی بڑھانا سنت ہے متاخرین علماء کی اصطلاح میں جس کے کرنے پر بندہ کو ثواب ملے گا

اور ذکر ... ان دونوں کی بنا پر اور انہیں علما کی کتابیں اور ... میں مسلمانوں نے اس عظیم دینی شعار کو ترک کر دیا جو صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانی نہیں بلکہ تمام انبیاء و رسل کی سنت ہے ... اجازت دیجئے تو میں بیان کروں کہ ... پیغمبروں کی صفت ہے جیسا کہ کتاب اللہ ... اللہ تعالیٰ نے حضرت ہارون علیہ السلام کا وہ قول بیان فرمایا ہے جو موسیٰ علیہ السلام کو آپ پر غصہ آگیا تھا اور آپ نے ... پکڑ لیا تھا یا ابن ام لا تاخذ بلحیتی ولا برأسی اے میرے بھائی آپ میری داڑھی اور میرا سر نہ پکڑیے۔

کیا ہم اپنے لئے وہ چیز پسند نہیں کرتے جو انبیاء کرام اور صحابہ ابرار اور تابعین اخیار پسند کرتے تھے جو انہوں نے اس شعار اسلامی کو اللہ کے حکم کی پیروی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام پیغمبروں کی اقتداء کی بنا پر ترک نہیں کیا بلکہ سینے تک رکھا۔

آپ کہیں گے ... کا حکم کہاں ہے ... ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا یعنی جو چیز تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیں اسے لے لو ... [illegible] ... مسلمان ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible] ... عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ یعنی آپ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتے ... [illegible]

جب زمانہ ... گزر گیا تو لوگ داڑھی کٹانے ... لگے یہاں تک کہ داڑھی منڈانا ایک معمولی کام بن گیا ... تقرب الٰہی کا ذریعہ سمجھا جاتا ... بعض لوگ داڑھی چھوڑ کر رمضان المبارک کے دن ... اور ... ختم ہو جاتے ہیں ... الٰہی اور مخالفت ... کر کے تقرب الٰہی حاصل کرتے ہیں (حالانکہ) ۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

واللہ خوف ہے اس بات کا کہ یہ لوگ اس حدیث پاک کے مطابق عمل کرنے لگ جائیں جس کے متعلق آپ نے فرمایا ہے فی آخر الزمان ... الناس المعروف منکرا والمنکر معروفا کہ لوگ آخری زمانہ میں بھلائی کو برائی اور برائی کو بھلائی سمجھنے لگیں گے یہ بھی چیز آپ اس وقت دیکھ رہے ہیں۔

دور ... معیار بدل گئے اور ... شعائر دین سے استہزاء کرنے لگے اور امت محمدیہ کے بعض لوگ داڑھی کے ساتھ مذاق کرنے لگے۔ حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مذاق کر رہے ہیں کیونکہ داڑھی بڑھانے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر چلتا ہے اور آپ کے فعل حمید کی اقتدا کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور احکام خداوندی کے ساتھ استہزا کرنے والے سے اللہ کا وعدہ واجب ہو جاتی ہے۔ الا یہ کہ وہ اللہ کی طرف رجوع ہو اور توبہ و استغفار کرے۔

اللہ عزوجل کے فرمان ابالله وآیاتہ ورسولہ کنتم تستہزؤن۔ الآیۃ کی شان نزول کے بارے میں حافظ ابن کثیر نے عبداللہ بن عمر سے ایک روایت نقل فرمائی ہے۔ کہ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا غزوۂ تبوک میں ... ایک مجلس میں ایک آدمی نے کہا ... [illegible] ... اس کے جواب میں ایک آدمی نے کہا تو جھوٹ بکتا ہے تو منافق ہے میں اس کی خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دوں گا چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع کی اور آیت کریمہ کا نزول ہوا۔ تو عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے پیچھے دیکھا پتھر اس کو زخمی کر رہے تھے اور وہ آدمی ... کہہ رہا تھا کہ اے اللہ کے رسول ہم تو صرف ... باتیں کرتے اور ہنسی مذاق کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ ابالله وآیاتہ ورسولہ کنتم تستہزؤن لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم ان نعف عن طائفۃ منکم نعذب طائفۃ بانہم کانوا مجرمین۔ کیا اللہ اور اس کی نشانیوں اور اس کے رسول سے مذاق کرتے ہو۔ تم عذر نہ بیان کرو۔ تم تو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اگر ہم تم میں سے ایک پارٹی کو معاف کر دیں تو دوسری جماعت کو ضرور عذاب دیں گے۔ کیونکہ وہ مجرم ہیں۔

اے مومنو! اگر داڑھی صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال و صفات ہی سے ہوتی تو اس کا کرنا اگرچہ ہم پر ضروری نہیں ہوتا کیونکہ رسول کے وہ افعال جن سے بیان کا قصد نہیں کیا گیا ہے وہ مسلمانوں پر واجب و ضروری نہیں ہیں مگر داڑھی کا مسئلہ تو اس کے خلاف ہے اس لئے کہ آپ نے اس کو رکھا ہی ہے اور مسلمانوں کو اس کے رکھنے کا حکم بھی دیا ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ آپ کی گھنی داڑھی تھی جو سینہ اطہر کو بھرے ہوئے تھی۔

بہت سی احادیث میں اس کا حکم وارد ہے جن میں سے صحیحین میں عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالفوا المشرکین وفروا اللحی واحفوا الشوارب اور دوسری روایت میں ہے انہکوا الشوارب واعفوا اللحی۔ ایک تیسری روایت میں ہے احفوا الشوارب واعفوا اللحی یعنی تم مشرکین کی مخالفت کرو اور داڑھی بڑھاؤ اور مونچھ اچھی طرح کاٹو۔

احادیث بالا تمام قرائن کے داڑھی بڑھانے کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ یہاں کوئی ایک قرینہ بھی ایسا نہیں ہے جو وجوب کو ندب و استحباب کی طرف پھیرے لہٰذا بڑھانا واجب و ضروری ہے مندوب و مستحب نہیں ہے۔ محدثین میں امام مالک امام ابوحنیفہ امام شافعی امام احمد بن حنبل علامہ ابن تیمیہ علامہ ابن قیم رحمہم اللہ اجمعین کا داڑھی منڈوانے کی حرمت پر اتفاق ہے

اب اس بیان و بیان کے بعد بھی جو بڑھانے کا قائل نہ ہو اور اس کے سنت ہونے پر اڑا رہے اگر وہ اپنے دعویٰ میں صادق ہے تو دلیل و برہان پیش کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے داڑھی بڑھانے کا حکم صحیح احادیث سے ثابت ہے پس حق آجانے کے بعد سوائے ضلالت و جہالت کے کچھ نہیں ہے

وذکر فان الذکری تنفع المؤمنین

اے مومنو! اللہ کی خلقت بدل کر شیطان لعین کی دعوت کو قبول نہ کرو وہ مردود کہتا ہے ولاضلنہم ولامنینہم ولآمرنہم فلیبتکن آذان الانعام ولآمرنہم فلیغیرن خلق اللہ ومن یتخذ الشیطان ولیا من دون اللہ فقد خسر خسرانا مبینا کہ میں انہیں بہکاؤں گا اور آرزوؤں میں الجھاؤں گا اور انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے خدائی ساخت میں رد و بدل کریں گے۔ اس شیطان کو جس نے اللہ کے بجائے دوست بنایا ہے

عبدالرؤف خاں ندوی، معتمد دفتر جمعیۃ اہلحدیث تلشی پور ضلع گونڈہ

جمعیۃ اہلحدیث ضلع گونڈہ۔ ماضی، حال، مستقبل

گذشتہ ڈیڑھ سو سالہ تاریخ کے دوران شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ؒ سے لیکر شاہ اسماعیل شہید ؒ تک اور شاہ صاحب سے لے کر ولایت علی صادق پوری میاں نذیر حسین صاحب محدث دہلوی اور نواب صدیق حسن صاحب اور ان کے بعد شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری تک تحریک اہل حدیث نے ہندوستان میں پھیلنے پھولنے کا اپنے مقدور بھر موقع رکھی اور بارہا کامیابی حاصل کی۔ صادق پور خاندان کا پورا اثاثہ ضبط کر لیا گیا۔ ان کی حویلی پر میونسپل بورڈ بنا دیا گیا۔ قبریں تک اکھاڑ دی گئیں۔ یقین نہ آئے تو صادق پور عظیم آباد، بالاکوٹ، دہلی کے بازاروں سے پوچھو جہاں ان راہ خدا کے دیوانوں اور شہیدوں کی لاشیں منبع پور سے زیب النساء کی مسجد تک سڑک کے دونوں کناروں کے درختوں پر لٹکا دی گئی تھیں۔

اسی تحریک کی ایک سنہری کڑی آپ کی ضلعی جمعیۃ گونڈہ بھی ہے۔ آیئے جمعیۃ کی ماضی کی سرگذشت و حالی کا جائزہ لے کر مستقبل کا لائحہ عمل بنایا جائے

۱۹۴۷ء کا انقلاب

۱۹۴۷ء کے انقلاب نے ملک کا جغرافیہ بدل دیا پرانی عمارتوں کو ڈھا کر نئی بنیادیں ڈالیں دین و فکر کے سارے سانچے بدل گئے دلی کے فسادات میں جماعت اہل حدیث کا علمی اثاثہ و املاک نذر آتش کر دی گئیں دار الحدیث رحمانیہ دہلی مرحوم ہو گیا۔ جبکہ کی جماعت اہل حدیث کی تاریخی و علمی لائبریری خرد برد کر دی گئی جماعت کے اعلیٰ دماغ ترک وطن کر کے پاکستان چلے گئے یہ صدمات جماعت کے لئے ایک ایسا بہت تاریخی المیہ تھے جس کی نظیر نہیں ملتی

مرکزی جمعیۃ ہند کا رہنما اصول

جماعت کے لئے کس قدر افسوس اور بے بسی ہے کہ جس جماعت کا ماضی انتہائی تابناک اور روشن تھا وہ جماعت ۱۹۴۷ء کے بعد سے لے کر ۱۹۵۸ء تک جمود و تعطل کا شکار رہی جماعت کے بابصیرت علماء کرام نے ۱۹۵۸ء میں مرکزی جمعیۃ کا انتخابی دستور العمل مرتب کیا اور اس دستور اساسی کی روشنی میں ضلع گونڈہ و بستی کے بابصیرت علماء و ارباب فکر جن کو جماعت کے لئے درد و اخلاص عشق تھا اور جو تنظیم و اجتماعیت کے ثمرات و برکات سے واقف تھے صدر مقام بانسی ضلع بستی میں ایک مشترکہ جمعیۃ کی تشکیل کے لئے جمع ہوئے اور جمعیۃ بستی و گونڈہ کے نام سے ضلعی جمعیۃ کی تشکیل عمل میں آئی ۱۹۵۸ء میں تاریخی و شاندار ضلعی کانفرنس زیر صدارت حضرت العلامہ مولانا عبد الجلیل رحمانی ؒ بمقام بانسی میں منعقد ہوئی۔

اجلاس عام گونڈہ

تقسیم ملک کے بعد افراد جماعت تسبیح کے دانوں کی طرح منتشر ہو گئے تھے [illegible] اور تعلیم و تبلیغ سے گریز کر کے ساحل تک بکھرے ہوئے تھے۔ ضرورت تھی کہ ان فرزندان توحید و سنت کو لڑی میں پرو دیا جائے۔ ملک کے حالات [illegible] مسلک سلف [illegible] مگر [illegible] آج بھی بستی و گونڈہ [illegible] ۱۹۶۱ء [illegible] اراکین رگرہ میں تقریباً ایک لاکھ فرزندان توحید و سنت جمع ہو گئے۔ تاریخ شاہد ہے کہ کام کا استمرار ہو گیا اور داعیان حق کا [illegible] کے ساتھ [illegible] دونوں میں [illegible] ان تاریخی و شاندار جلسوں کا اہتمام و انتظام جمعیۃ گونڈہ کی [illegible] نے جس حق [illegible] کا ابھرا ہے [illegible] کی اسی کا معترف ہے۔

مرکزی دار العلوم بنارس

جماعت اہل حدیث ہند کی آبادی کے تناسب [illegible] اللہ [illegible] کے اعتبار سے [illegible] مرکزی دار العلوم کے قیام کی ضرورت کا احساس شدت کے ساتھ ہو رہا تھا [illegible] چلا آ رہا تھا [illegible] کے بعد مختلف اسباب کی بنا پر [illegible] شدید [illegible] اجلاس عام گونڈہ کے موقع پر صدر جماعت مولانا [illegible] صاحب آروی نے اپنے خطبہ صدارت اور خطیب الاسلام مولانا [illegible] صاحب رحمانی جھنڈا نگری نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں ایک مرکزی دار العلوم کے قیام کی طرف توجہ دلائی۔ قدرت کی کارفرمائی دیکھئے کہ [illegible] میں اجلاس عام ہوتا ہے اور [illegible] بنارس میں مرکزی دار العلوم کا قیام عمل میں آ جاتا ہے یہ بھی گونڈہ و بستی اور اجلاس عام گونڈہ کی تاریخی خدمات و برکات میں سے ہے۔

جمعیۃ اہل حدیث گونڈہ کی الگ تشکیل

اجلاس عام گونڈہ کے بعد علاوہ گونڈہ و بستی [illegible] جمعیۃ [illegible] کی وسعت [illegible] کر دی جائیں اس طرح ضلع جمعیۃ گونڈہ کی تشکیل عمل میں آئی اور [illegible] کے صدر استاذ الاساتذہ مولانا [illegible] صاحب رحمانی بونڈیہاری اور ناظم اعلیٰ جناب فصیح الدین خاں صاحب [illegible] کا انتخاب عمل میں آیا۔ [illegible] گذشتہ سال صدر جمعیۃ مولانا رحمانی اپنی گوناگوں مصروفیات، تدریسی، علمی و جامعہ سراج العلوم بونڈیہار کی عظیم ذمہ داریوں کے پیش نظر مستعفی ہو گئے۔ ان کی جگہ پر مولانا ابو العرفان محمد عمر صاحب [illegible] صدر مدرس جامعہ سراج العلوم بونڈیہار کا انتخاب عمل میں آیا۔ اور ناظم اعلیٰ جناب فصیح الدین خاں صاحب [illegible] [illegible] جمعیۃ گونڈہ [illegible]

ریاستی کانفرنس تلشی پور

جماعت کی تنظیم اور نئی روح پھونکنے کی غرض سے جمعیۃ گونڈہ کے زیر اہتمام [illegible] میں بمقام تلشی پور ایک ریاستی کانفرنس منعقد کی گئی [illegible] شریک ہوئے [illegible] اور تبلیغ و تنظیم کے قابل رشک نظم و نسق کے اعتبار سے ریاستی اجلاس [illegible] اجلاس معلوم ہوتا تھا۔

دفتر کا قیام

جمعیۃ اہل حدیث گونڈہ نے اپنی جد [illegible] ایسا مضبوط دفتر جس نے ریاستی کانفرنس میں بڑا ہاتھ دونوں کو جوڑ لگا دیا اور میدان عمل میں لا کھڑا کیا دفتر کی عمارت نہ ہونے کی وجہ سے کام باضابطہ و منظم نہیں ہو پاتا تھا۔ جمعیۃ کے کارکن منشی [illegible] بونڈیہار کے مدرسہ [illegible] میں کسی طرح کام نکال لیتے تھے عجیب افراتفری کا عالم تھا کہ کوئی کام وقت مقررہ پر نہیں ہو پاتا تھا جماعت کے [illegible] ایک وسیع معمور اراضی تلشی پور میں [illegible] خرید کر جمعیۃ گونڈہ کو [illegible] میں دفتر کی تعمیر کا آغاز کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے عمارت مکمل ہو گئی [illegible] ان کی [illegible] کی نظر کر دی [illegible] کے بعد [illegible] قابل ہو جائے کہ اپنے ذاتی مکان میں رہائش اختیار کرے تو اپنے خاندان کی مسرت کے عالم میں آپ کو کیا اندازہ ہے جب اپنے مکان میں قدم رکھتے ہوئے جیسی عید سے زیادہ اس کی شادمانی ہو [illegible] جمعیۃ کے [illegible] کا [illegible] سے نجات [illegible] عمارت میں منتقل ہو کر تنظیم و تبلیغ کا کام [illegible] شروع کر دیا [illegible] جمعیۃ [illegible] کارکن [illegible] دفتر کے قیام کے بعد دفتر کی تنظیم و ترتیب شعبہ نشر و اشاعت کے ذریعہ اصلاحی مذہبی لٹریچر و کتابوں کی اشاعت جماعت کی تنظیم اور جماعت [illegible] کی اصلاح و ہدایت اور مکاتب [illegible] کی جدوجہد ضلع کے گوشہ گوشہ [illegible] و مبلغین [illegible] خدمات انجام دے رہی ہے [illegible] دفتر سے مکاتب سے متعلق کل [illegible] کے ساتھ [illegible] دفتر [illegible] جو [illegible] گونڈہ امانت ہے۔

حال کا جائزہ

[illegible] تاریخ کے [illegible] قوموں اور ملتوں کی تاریخ [illegible] آئی رہی اور آتی رہیں گی [illegible] استقامت کے [illegible] تاریخ [illegible] اس قوم کو زمانہ کی کوئی بھی طاقت نہیں مٹا سکتی

اس میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں کہ کسی بھی ادارے، تنظیم اور تحریک کی حرکت و عمل اور قوت و طاقت کا دار و مدار افراد کے ایثار و اخلاص کے ساتھ اس کے استحکام پر مبنی ہے۔ گذشتہ سال مجلس عاملہ کے اجلاس بمقام دفتر تلشی پور میں ضلعی جمعیۃ کی ترقی و دعوت کو پیش نظر رکھتے ہوئے [illegible] ہزار روپیہ کا بجٹ منظور کیا تھا لیکن ہماری بدقسمتی کہ اس بجٹ کی [illegible] رقم بھی وصول نہ ہو سکی بہت سے وہ حضرات جنہوں نے متعین رقموں کا وعدہ کیا تھا وہ بھی اپنی موعودہ رقموں کو نہ دے سکے جس کا اثر یہ ہوا کہ کوشش کے باوجود جمعیۃ اپنے منصوبے کو بروئے کار لانے میں

[illegible] مناسب ... [illegible]

مستقبل کا خاکہ

[illegible] اہل حدیث [illegible] کی [illegible] ہے۔ اس کے ایک [illegible] تعلیمی [illegible] ایک معروف [illegible] مسلمانوں کی اس بستی میں اہل حدیث [illegible] کہ [illegible] اس مضمون [illegible] جماعت حنفی کی ہی اور [illegible] دیکھتے ہوئے اپنی جماعت کے [illegible] حضرت [illegible] ہندوستان کی جماعت اہل حدیث [illegible] جمعیۃ گونڈہ کی ایک [illegible] اور اسی [illegible] جس سے آنے والی نسل [illegible] اور آپ کی [illegible]

[illegible] مجلس کی [illegible] اور ایک معیاری [illegible] کا اجراء بھی ہے۔ [illegible] خوش [illegible] ہے کہ جماعت [illegible] ایک معیاری رسالہ [illegible] اور جمعیۃ و جماعت [illegible] ضلع سے باہر [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] اہل حدیث [illegible] کو [illegible] آپ کے [illegible] اور [illegible] اہل حدیث [illegible] کے [illegible] اپیل [illegible] اور [illegible] سے [illegible]

اور [illegible] سے جمعیۃ کے منصوبے کو عملی جامہ پہنا دیں۔ ہم نے تاریخ کے اوراق میں ان چند [illegible] کے حالات بھی پڑھتے ہیں [illegible] کو ان کے [illegible] اور اگر [illegible] عجب ہے کہ خدا ہماری آرزوؤں کو بھی عمل کا قالب عطا فرمائے۔

اور اولوالعزمان [illegible] جب [illegible] ہیں سمندر [illegible] گرد سے دریا [illegible] ہیں

ریاض الاسلام جھکم پور میں بہاری

[illegible] مدرسہ میں [illegible] کے ساتھ عربی [illegible] ریاض الاسلام [illegible] تعلیم [illegible]

[illegible] کو مولانا عظیم اللہ صاحب [illegible] مولانا [illegible] صاحب [illegible] تشریف لائے [illegible] دونوں بزرگوں کی تقاریر [illegible] اہمیت اور حقوق الزوجین [illegible] اس موقع پر [illegible] مولانا عظیم اللہ صاحب [illegible] درس قرآن ہوا [illegible] مدرسہ کی تعمیر و تعلیم [illegible] طلبہ کی تحریر و تقریر کی [illegible] انجمن ریاض البیان کا قیام عمل میں آیا [illegible] طلبہ و عوام کے [illegible] اصلاحی رسائل [illegible]

محمد الیاس سلفی

مدرسہ ریاض الاسلام جھکم پور [illegible] گونڈہ یوپی

درخواست دعا

مسجد اہل حدیث [illegible] گونڈہ [illegible] آباد کے [illegible] مولوی محمد [illegible] صاحب انصاری کو قلب کا شدید دورہ پڑا [illegible] داخل کر دیا گیا ہے قارئین سے گزارش ہے کہ موصوف کی مکمل صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔

ڈاکٹر محمد عبدالرب عمری مرکزی [illegible] گونڈہ یوپی

ضروری اعلان

مدرسہ محمدیہ نصرۃ الاسلام [illegible] ضلع گونڈہ کی جانب سے آج تک کوئی سفیر برائے چندہ کہیں نہیں بھیجا گیا۔ مدرسہ کے سارے اخراجات مقامی لوگ ہی پورا کرتے ہیں معلوم ہوا ہے کہ کوئی صاحب مدرسہ [illegible] کے نام سے چندہ کرتے ہیں احباب جماعت سے گذارش ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ سختی کا برتاؤ کی جائے اور پولیس کے حوالے کر دیا جائے یا فوراً [illegible] کو مطلع کیا جائے تاکہ [illegible] سارے کا [illegible] ہے

[illegible] محمد سعید [illegible] مدرسہ نصرۃ الاسلام [illegible]

دارین میں سرخروئی کے لئے کتاب و سنت پر عمل ناگزیر ہے

مدرسہ تعلیم القرآن والحدیث کے افتتاحی اجتماع عام میں علمائے کرام کا خطاب

۲۳ اکتوبر کو مدرسہ تعلیم القرآن والحدیث جلکل گونڈہ (سکندر آباد) جدید عمارت کا افتتاح بدست الحاج ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible] ناظم [illegible] کے موقع پر ایک جلسہ ڈاکٹر صاحب کی زیر صدارت و عبدالعلیم صاحب کی زیر نگرانی منعقد ہوا۔ جس میں الحاج عبدالرحیم [illegible] اور مولوی محمد الیاس صاحب عمری نے نظمیں پیش کیں۔ فضل العلماء ڈاکٹر عبدالرب صاحب عمری نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا اللہ تعالیٰ نے امت [illegible] کے پہلے لفظ "اقرأ" کے ذریعہ پڑھنے لکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور علم ہی کی ترویج و اشاعت [illegible] عمارت کا افتتاح عمل میں آ رہا ہے۔

مولانا عبدالمجید سلفی نے مدرسہ کی رپورٹ پیش کی شیخ الجامعہ مولانا عبدالرحمن صاحب [illegible] نے فرمایا کہ صالح اولاد خدا کا بہت بڑا عطیہ ہے اور یہ مدارس اولاد کو صالح بنانے کا ذریعہ ہیں۔

مولوی مرزا قیاس علی بیگ صاحب نے اپنی تقریر میں حاضرین کے ساتھ بچوں کی [illegible] پر زور دیا۔

مولانا عمری نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ابتداء سے بچوں کے ذہن و دماغ میں کتاب و سنت کی محبت بٹھائیں۔ تاکہ کتاب و سنت سے منحرف ہو کر دنیا میں [illegible] کردہ خود ساختہ مسالک سے از خود نفرت کا جذبہ ان میں پیدا ہو۔

فضل العلماء عبدالہادی صاحب عمری نے [illegible] کو مشورہ دیتے ہوئے فرمایا [illegible] و خلوص سے مدارس ترقی پاتے ہیں اس لئے کبھی اس کو نظر انداز نہ کیا جائے

مولانا عبدالحکیم صاحب ایم اے نے فرمایا کہ والدین کو سب سے پہلے نیک سیرت اور حسن کردار کا حامل بننا چاہئے تاکہ اولاد پر ابتداء ہی سے ان کا اچھا اثر مرتب ہو۔

صدر جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ مساجد کو آباد کرنے کے لئے مدارس و مکاتب کے ذریعہ دینی تعلیم کی نشر و اشاعت بے حد ضروری ہے نیز فرمایا کہ دارین میں سرخروئی کے لئے کتاب و سنت پر عمل پیرا ہونا ناگزیر ہے

[illegible] عبدالعلیم صاحب کے شکریہ پر جلسہ ختم ہوا

مشروع اور ممنوع وسیلہ کی حقیقت

مشروع وسیلے کے تمام اقسام مثلاً اللہ کے اسماء حسنیٰ کا وسیلہ، اعمال صالحہ کا وسیلہ، مومن کی دعا کا وسیلہ قرآن و احادیث صحیحہ کی روشنی میں نہایت تحقیق و تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے نیز تمام حرام اور ممنوع وسیلے کا ایسا محققانہ و شافی و کافی جواب دیا گیا ہے کہ پڑھنے والے کے دل و دماغ پر مشروع وسیلے کی حقانیت ثبت ہو کر ممنوع اور حرام وسیلے کے باطل اور مردود ہونے کی پوری قلعی کھل جاتی ہے۔

- علامہ شیخ نسیب الرفاعی اور علامہ محمد ناصر الدین البانی کی تحقیقات کا نچوڑ
- مولانا مختار احمد صاحب ندوی کا آسان اردو ترجمہ

قیمت دس روپئے — خوبصورت گیٹ اپ، اعلیٰ طباعت

ملنے کا پتہ

الدار السلفیہ حامد بلڈنگ مومن پورہ بمبئی ۱۱

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث برطانیہ کی تعلیمی تبلیغی اور تنظیمی رپورٹ

از مئی ۱۹۷۷ء ——— تا ——— ستمبر ۱۹۷۷ء

ناٹنگھم میں جلسہ

ناٹنگھم برطانیہ کا مشہور صنعتی شہر ہے جو برمنگھم سے پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور یہاں پر مسلمانوں کی کافی آبادی ہے یہاں کی اتفاقی تنظیم نے ۲۰ مئی کو ایک تبلیغی جلسے کا اہتمام کیا۔ مدعوین میں مولانا فضل کریم عاصم ناظم، امیر جمعیت مولانا منیر قاسم صاحب مولانا محمود احمد صاحب میر پوری اور مولانا عبداللطیف جہلمی صاحب (مدیر ان دنوں برطانیہ آئے ہوئے تھے) تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد سب سے پہلے مولانا محمود احمد صاحب نے افتتاحی تقریر کی غرض و غایت پر خطاب کیا اور کہا کہ مسلمانوں کی تمام مشکلات کا حل قرآن پاک کی آیات پر عمل کرنے میں ہے اور آج جو سلوک ہم قرآن سے کر رہے ہیں اسے اس کی عزت و وقار کا جو معیار ہم نے قائم کیا ہے قرآن پاک ہرگز اس مقصد کے لئے نازل نہیں ہوا تھا آپ نے ان مقاصد کی تفصیل سے نشاندہی کی جن کے لئے یہ عظیم کتاب اتاری گئی تھی اس کے بعد امیر جمعیۃ مولانا عاصم صاحب نے مختصر اور جامع خطاب فرمایا اور زندگی کو سب سے پہلے غنیمت جان کر دوسری زندگی میں کام آنے والے زاد راہ کی تیاری کی تلقین کی۔ ان کے بعد مولانا منیر قاسم صاحب نے اپنے مخصوص لہجہ میں خطاب فرمایا اور توحید و سنت کے ارشادات کے موتی بکھیرے مولانا کی تقریر نماز عصر تک جاری رہی اور سامعین ہمہ تن گوش رہے۔ اس جلسہ میں مرکزی جمعیۃ کی دعوت پر برمنگھم سے آنے ہوئے حفاظ کرام نے بھی شرکت کی اور اپنی خوش الحانی اور حسن قرأت کا مظاہرہ کیا۔ نماز عصر کے بعد جمعیۃ کے زعماء کے قافلے برمنگھم اور بریڈ فورڈ واپس روانہ ہوگئے اور وقت کی قلت کی بنا پر مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی کا خطاب نہ سن سکے۔ یہ جلسہ حاضرہ اور تقاریر کے لحاظ سے بے حد کامیاب رہا اللہ تعالیٰ مرکزی جمعیۃ کے علماء و فضلاء کو اس سے بھی بڑھ کر قرآن و سنت کی خالص تعلیمات کی اشاعت و تبلیغ کی توفیق دے اور ان کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے آمین

تنظیمی کارکردگی

مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں جمعیۃ نے یہ وقفہ تبلیغی و تعلیمی پروگراموں کی جانب زیادہ توجہ دینے کے لئے صرف کیا اس کے باوجود تنظیمی کام کو آگے بڑھایا اور جمعیت کے ذمہ دار احباب نے تنظیمی دورے کئے۔

مرکزی شوریٰ کا اجلاس

۲۰ مئی اتوار کو مرکزی جمعیۃ اہل حدیث برطانیہ کی شوریٰ کا اجلاس مرکز جماعت میں ہوا جس کی صدارت مولانا فضل کریم عاصم صاحب نے کی اس میں مختلف شہروں اور قصبوں سے آئے ہوئے چالیس نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں ایک دستوری کمیٹی تشکیل دی گئی اور ایک مالیاتی کمیٹی بنائی گئی۔ دستوری کمیٹی مرکزی جمعیت کے سابق دستور میں ترمیم و اضافہ کے لئے سفارشات مرتب کرے گی۔ اور مالیاتی جمعیت کا سالانہ بجٹ مرتب کرے گی اور جمعیۃ کے مالی وسائل و ذرائع کے بارے میں سفارشات کرے گی۔

اس کے علاوہ ذیلی جمعیتوں کو فعال بنانے اور دعوتی سرگرمیوں کو مزید تیز تر کرنے کے لئے تجاویز پیش کی گئیں اور اہم فیصلے ہوئے۔

راچڈیل کا تنظیمی دورہ

مئی میں ہونے والے جلسہ عام کے موقع پر وہاں کے احباب نے دوبارہ تشریف لانے کے لئے بااصرار کہا تھا لہٰذا رمضان شریف میں مولانا محمود احمد صاحب اور امیر جمعیت ایک وفد کے ہمراہ تشریف لے گئے اور مسلک کے لوگوں کو منظم کرنے اور ان کو ایک پروگرام کے تحت کام کرنے کا لائحہ عمل دیا تنظیمی لحاظ سے یہ دورہ انتہائی کامیاب رہا۔

بریڈ فورڈ کا تنظیمی دورہ

۱۱ برمنگھم کے بعد سب سے زیادہ مسلک اہل حدیث کے لوگوں کی تعداد بریڈ فورڈ میں ہے یہاں پر مولانا منیر قاسم صاحب مرکز جماعت میں خطابت کے فرائض انجام دیتے ہیں اور ان کی سحر انگیز و حقیقت افروز خطابت نے لوگوں کے کانوں میں جادو بکھیر دیا ہے اور وہ مسلک اہل حدیث کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ رمضان المبارک میں امیر محترم جمعیت کے زعماء و کارکنوں کے تشریف لائے ہوئے حفاظ کرام ایک وفد کی شکل میں بریڈ فورڈ گئے۔ نماز ظہر کے بعد احباب جماعت جماعت کے مرکز میں جمع تھے سب سے پہلے مولانا منیر قاسم صاحب نے مرکز کے زعماء اور حفاظ کرام کا تعارف کروایا۔ پھر مولانا محمود احمد صاحب نے درس قرآن دیا جو کہ انتہائی موثر و مفید اور جامع تھا بعد حفاظ کرام نے باری باری تلاوت قرآن پاک سے لوگوں کے دلوں کو گرمایا جب قاری عبداللہ عثمان نے اپنی خوش الحانی اور دلکش انداز میں تلاوت قرآن پاک کی تو دل اللہ کے خوف سے جاگ اٹھے اور آنکھیں آنسو بہانے لگیں۔ کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جو تر نہ ہوئی ہو۔ اس کے بعد مولانا عاصم امیر جمعیت نے تنظیمی امور پر گفتگو کی اور مقامی احباب کے سامنے تنظیم کی مضبوطی اور استحکام کے فوائد بیان کرتے ہوئے جمعیۃ کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کے لئے اپنے آپ کو منظم کرنے کی تلقین کی کیونکہ تنظیم کی مضبوطی کے بغیر ہم اس ماحول میں تیز رفتاری سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ نماز عصر تک اور اس کے بعد تنظیمی امور پر گفتگو جاری رہی۔ آخر میں حاضرین کے اصرار پر قاری عبداللہ عثمان نے پھر دل لبھانے والے انداز میں تلاوت کی۔ اور اس کے بعد یہ قافلہ برمنگھم روانہ ہوگیا۔

ممتاز شخصیتوں کی آمد

۱۔ مرکزی جمعیۃ اہل حدیث برطانیہ کے مرکز اور مدرسہ سلفیہ کے مرکز میں معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ مئی میں ادارہ بحوث علمیہ و دارالافتاء کے نائب و رئیس الشیخ عبداللہ بن سبیل و بلیغ اور ادارہ دعوت اسلامی کے سکرٹری جنرل الشیخ محمد ناصر العبودی تنزانیہ اور یوگنڈا جاتے ہوئے جب دو دن کے لئے برطانیہ میں رکے تو وہ جمعیت کی دعوت پر مولانا حبیب حسن صاحب کی معیت میں برمنگھم میں تشریف لائے جہاں انہوں نے کلاسوں کا معائنہ کیا اور مدرسہ کی ترقی میں گہری دلچسپی ظاہر کی۔ شیخ محمد ناصر العبودی نے طلباء سے انگریزی میں مختصر خطاب کیا جب کہ شیخ عبداللہ بن سبیل نے اسلام کے بارے میں (طلباء) کے سوالات کے جوابات دیئے۔ شام کو مہمان لندن روانہ ہوگئے۔ ریلوے اسٹیشن پر امیر جمعیۃ مولانا عاصم صاحب اور جمعیت کے کارکنوں اور سعودی سفارت خانہ کے نمائندوں نے مہمانوں کو الوداع کہا۔

۲۔ جولائی میں مدینہ یونیورسٹی کے شعبہ حدیث کے استاذ محترم مولانا عبدالغفار حسن صاحب اپنے صاحبزادے صہیب حسن کے پاس تشریف لائے تو اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جمعیۃ اہل حدیث نے مختلف مقامات پر ان کے پروگرام رکھے جن میں مولانا محترم نے خطاب فرمایا۔ ۹ جولائی کو آپ نے جمعیۃ کے مرکز و مدرسہ کا معائنہ فرمایا۔ اور درس قرآن دیا آپ کا درس عالمانہ و حکیمانہ اور سامعین کے تقاضوں کے عین مطابق تھا اور عوام و خواص سب نے استفادہ کیا اور سب متاثر ہوئے اسی روز نماز ظہر کے بعد آپ نے ... سمال ہیتھ برمنگھم کی مسجد میں درس قرآن دیا آپ نے سورہ ... کی تفسیر اپنے دلکش انداز بیان کی کہ اکثر سامعین کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ اس غیر اسلامی ملک میں ہر مسلمان کو مبلغ بن کر دنیا میں جینے تاکہ اس کی سیرت و کردار سے غیر مسلموں میں اسلام کی عظمت قائم ہو۔ اس موقع پر مسجد حاضرین سے بھری ہوئی تھی۔

مرکزی جامع مسجد برمنگھم کی ... انتظامیہ کی دعوت پر دوسرے جمعے مولانا عبدالغفار حسن صاحب دوبارہ برمنگھم تشریف لائے۔ اور مرکزی جامع مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ چونکہ پروگرام کا اعلان اخبارات میں ہو چکا تھا اس لئے دور دراز سے مولانا کا خطبہ سننے کے لئے لوگ تشریف لائے ہوئے تھے۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے اسلامی سیرت و کردار اپنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ اسی دن نماز عصر کے بعد "ڈاسائی" میں آپ نے درس قرآن دیا جس میں آپ نے قرآنی تعلیمات کی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالی اور نزول قرآن کے حقیقی مقاصد بیان فرمائے۔ آپ کے اسلوب بیان سے سامعین بے حد متاثر ہوئے۔

۳۔ اگست کے مہینے میں جب کہ رمضان المبارک کا آغاز نہیں ہو چکا تھا متحدہ عرب امارات کے دعوت و تبلیغ کے ادارے کے ڈائریکٹر شیخ عبداللہ علی المحمود برمنگھم تشریف لائے تو مرکزی جمعیت نے ان کے اعزاز میں افطار پارٹی دی جس میں حکام اعلیٰ کے علاوہ دوسرے تمام عہدیداروں نے بھی شرکت کی۔ نماز مغرب کے بعد مہمان محترم نے جمعیۃ کے مرکز اور مدرسہ سلفیہ کا معائنہ کیا اور عشاء کی نماز مرکز جماعت میں ادا کی اس موقع پر نمازیوں سے خطاب فرماتے ہوئے آپ نے کتاب و سنت کی تعلیمات کے احیاء کے لئے جمعیت کی کوششوں کو سراہا اور اخلاص سے کام جاری رکھنے کی تلقین کی۔

۴۔ رمضان المبارک میں عالم اسلام کی ممتاز شخصیت کویت کے جناب شیخ عبدالعزیز علی المطوع جمعیت کی دعوت پر مولانا حبیب حسن

صاحب کی معیت میں بریڈفورڈ تشریف لائے اس موقع پر جمعیت نے ان کے اعزاز میں افطار پارٹی کا اہتمام کیا جس میں جمعیت کے عہدیداران کے علاوہ کارکنوں کی بڑی تعداد نے بھی شرکت کی۔ امیر جمعیت مولانا فضل کریم عاصم صاحب نے جناب محترم کو جمعیت کی سرگرمیوں اور آئندہ کے منصوبوں سے آگاہ کیا۔ اس موقع پر مدرسہ سلفیہ کے دو ہونہار طالب علموں نے عربی زبان میں مختصر مکالمہ بھی پیش کیا۔ شیخ محترم جمعیت کی تبلیغی و اصلاحی اور تربیتی سرگرمیوں سے بے حد مسرور ہوئے اور اپنی طرف سے کتاب و سنت کی اشاعت کے کام میں بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ [illegible] کی نماز کے بعد آپ نے ناظم اعلیٰ مولانا [illegible] صاحب کی قیام گاہ پر جائے نوش کی اور پھر عازم لندن ہو گئے۔ ریلوے اسٹیشن پر انہیں پرتپاک طریقے سے رخصت کیا گیا۔

۔۔ رمضان المبارک میں پاکستان سے جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے مہتمم جناب صوفی احمد دین صاحب جو جامعہ کی تعمیر کے سلسلے میں لندن تشریف لائے تو آپ بھی تبلیغ اہل حدیث کا مرکز دیکھنے بریڈفورڈ تشریف لائے۔ صوفی صاحب کے ہمراہ شیخ توکل [illegible] بھائی مصطفیٰ بھی تھے۔ صوفی صاحب جمعیت کی کارکردگی سے بھی [illegible] کا تجزیہ کی۔ [illegible] ہوں نے امیر جمعیت کو شرکت کی۔ مولانا عاصم صاحب نے صوفی صاحب کا [illegible] جمعیت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا موقع فراہم کرتا ہے۔

حفاظ کرام کی آمد

۔۔ جمعیت اہل حدیث بریڈفورڈ کے [illegible] [illegible] حفاظ کرام سے قرآن سننے کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] رمضان المبارک میں [illegible] آئی۔ اس جماعت میں سے حافظ عبداللہ عثمان صاحب کا تعین جمعیت کے مرکز میں کیا گیا اور حافظ مراد علی کا تعین ہو کے اسلامک مشن بریڈفورڈ کی مسجد میں ہوا جبکہ بیت اللہ شریف کے امام و خطیب شیخ محمد سبیل کے لڑکے حافظ عمر صاحب کا تعین لیسٹر شہر میں ہوا اور حافظ سجاد مصطفیٰ صاحب کو بریڈ فورڈ میں نماز تراویح پڑھانے کے لئے مقرر کیا گیا۔ تمام مقامات پر رمضان شریف میں نمازیوں کی بھیڑ رہی اور مسلمانوں نے بڑے ذوق و شوق سے ان حفاظ کرام سے استفادہ کیا اور ان سے قرآن سنتے رہے چونکہ حافظ عبداللہ عثمان صاحب سب سے زیادہ خوش الحان تھے اس لئے مرکزی جماعت میں خوب رونق رہی۔ حفاظ کرام کی آمد جماعت اور اس کی دعوت کے تعارف کے سلسلے میں بہت مفید رہی۔

عید الفطر

رمضان المبارک کے اختتام پر جمعیت اہل حدیث اور یو کے اسلامک مشن کے مشترکہ انتظام سے نماز عید کا عظیم الشان اجتماع ہوا جس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد داؤد صاحب نے مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد پر زور دیا۔ اور ان تمام گروہوں کی مذمت کی جو مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کے لئے کی جاتی ہیں۔ آپ نے کہا کہ جب تک ہم اس غیر اسلامی ماحول میں پوری طرح متحد ہو کر کوئی منصوبہ نہیں بنائیں گے اس وقت تک ہم اپنی نئی نسل کو مغربی اثرات اور اس کی تہذیب کی تباہ کاریوں سے محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ نماز عید کی دوسری جماعت کی [illegible] درخواست پر فاضل جناب مولانا شریف احمد صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی نے انجام دیے۔ جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام عید کا دوسرا بڑا اجتماع [illegible] فورڈ میں ہوا جہاں مقرر خوش بیان مولانا عبدالقادر صاحب نے خطبہ عید ارشاد فرمایا۔

رمضان المبارک میں خصوصی پروگرام

تبلیغی سلسلے میں رمضان شریف میں خصوصی پروگراموں کا اضافہ کیا گیا جس کے تحت مرکز میں ہفتہ میں دو دن نماز تراویح کے بعد درس قرآن مولانا محمود احمد صاحب دیتے رہے۔ جبکہ ڈیوزبری میں مولانا محمد اسلم صاحب تراویح میں پڑھے گئے قرآن پاک کا خلاصہ اور تفسیر درس دیا کرتے رہے۔ اور لیسٹر میں محمد عبدالکریم ثاقب صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی افطاری کے بعد اور عشا کی نماز کے بعد روزانہ درس قرآن و حدیث دیتے رہے۔ درس میں آنے والے احباب کے سوالات کا تسلی بخش جواب بھی دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جمعیت اور اس کے علماء و فضلا کو کتاب و سنت کی اشاعت اور تبلیغ کی مزید توفیق سے نوازے۔ والسلام

ناظم نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث یو کے

مسلم یونیورسٹی کی بازیابی کے لئے ۱۱ دسمبر ۱۹۷۷ء کو یوم مطالبات

مسلم یونیورسٹی کے مسئلہ پر ملک بھر کے مسلمان عرصہ ۱۲ برس سال سے جس کرب و بے چینی میں مبتلا ہیں اس کا ابھی ہمارے حکمرانوں کو صحیح احساس نہیں ہے مگر جنتا پارٹی کی حکومت سے امید تھی کہ وہ مسئلہ کا فوری حل تلاش کرے گی حکومت کے ذمہ داروں کی طرف سے یقین دہانی کرائی گئی کہ پارلیمنٹ کے سرمائی سیشن میں ترمیمی بل پیش کیا جائے گا جو مسلمانوں کی خواہشات کا آئینہ دار ہوگا مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت اقلیتی کردار کی بحالی کے سلسلے میں تذبذب کا شکار ہے اس کی وجہ سے اس کا امکان بہت کم ہو گیا ہے کہ بل جاری سیشن میں پیش ہو سکے۔ اس لئے آل انڈیا علیگڑھ مسلم یونیورسٹی ایکشن کمیٹی اور مسلم یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین نے مل کر فیصلہ کیا ہے کہ ۱۱ دسمبر ۱۹۷۷ء کو علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کی بازیابی کے لئے یوم مطالبات پورے ملک میں منایا جائے اس دن جلسے اور میٹنگیں کر کے یونیورسٹی کے اقلیتی و خود مختارانہ کردار کی بحالی کے لئے رزولیشن پاس کئے جائیں۔ یہ بھی مطالبہ کیا جائے کہ حسب وعدہ ترمیمی بل موسم سرما کے جاریہ اجلاس میں پیش ہو۔ رزولیشن کی نقلیں وزیر اعظم، وزیر تعلیم، کنوینر آل انڈیا مسلم یونیورسٹی ایکشن کمیٹی (ڈی۔ ایل۔ ایس دربار روڈ لکھنؤ) اور سکریٹری مسلم یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین کے پاس بھیجی جائیں اس بات کی خصوصی کوشش کی جائے کہ جلسوں میں صاف ذہن غیر مسلم اشخاص بھی شریک ہوں۔

شفیق الرحمن ایڈووکیٹ کنوینر
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ایکشن کمیٹی

بقیہ داڑھی کی شرعی حیثیت

اتباع اور ظاہر پرست بنا لیا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔

داڑھی منڈانا یقیناً تغییر فطرت اور خلق الٰہی میں تغیر کرنا ہے لہٰذا منڈانے والوں اور کترنے والوں کا عمل جائز کہنا علماء سے قریب بھی نہ آنا چاہئے۔ سنت پر چلنے والوں کی قلت آج بھی صراط مستقیم اور راہ حق سے نہ پھیر سکے باطل سے دور رہو۔ باطل پرستوں کی کثرت سے دھوکہ نہ کھاؤ کیونکہ کثرت، تعداد حق کا معیار نہیں سمجھا جاتا کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے "وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ" یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ ان لوگوں کی اکثریت کے پیچھے چلیں جو زمین میں بستے ہیں تو وہ آپ کو راہ خدا سے بھٹکا دیں۔

عبداللہ بن مسعود نے فرمایا من کان مستنا فلیستن بمن مات فان الاحیاء لا تؤمن علیہم الفتنۃ یعنی جو کسی کا طریقہ اور سنت کی پیروی کرنا چاہے تو اس کو ان کی (صحابہ کی) اقتدا کرنی چاہئے جو مر چکے اس لئے کہ زندوں پر فتنہ کا اندیشہ لگا رہتا ہے حضرت علی نے حضرت حارث سے فرمایا الحق لا یعرف بالرجال اعرف الحق تعرف الرجال یعنی حق لوگوں کے ذریعہ نہیں پہچانا جاتا حق کو پہچانو تو صاحب حق کو خود ہی پہچان لوگے۔

خلاصہ کلام یہ کہ بشری خلقی صفات میں سے کسی صفت کو بغیر اذن الٰہی کے بدلنا خلق خداوندی میں تبدیلی کرنا اور فطرت انسانی کو مسخ کرنا ہے جس پر انسانوں کی پیدائش ہوئی ہے ہماری مائیں اور بہنیں بھی اسی میں مبتلا ہیں جس میں مرد مبتلا ہیں بالکل انہیں کے شانہ بشانہ اور انہیں کے نقش قدم پر چل رہی ہیں چنانچہ بعض عورتیں اپنی بھوؤں کو اکھاڑتی ہیں اور بعض اپنے رخساروں اور ہاتھوں کو گودتی ہیں اور بعض اپنے دانتوں کو ریتی سے رگڑتی ہیں۔ سب بے شعور عورتوں کی جانب سے خلاف فطرت اور خلق الٰہی میں تغیر پیدا کرنا ہوا جبکہ عورتیں مردوں کے مقابل زیب و زینت کے لائق ہیں اور ان کے لئے وہ چیزیں مباح ہیں جو مردوں کے لئے نہیں ہیں تو مردوں کے لئے کیونکر نہیں ہوگا ۔۔۔ باوجود اس کے ان اعضاء کے تبدیلی کرنے والی عورتوں کو حضور نے ملعون قرار دیا چنانچہ فرمایا لعن اللہ الواشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ۔ کہ اللہ نے ملعون قرار دیا گودنے والی اور ابرو کو باریک کرنے والی، دانتوں کو بہت کرکے کشادگی پیدا کرنے والی اور خلق اللہ کو بدلنے والی عورتوں کو۔۔ لہٰذا

اے بندگان خدا اللہ سے ڈرو، اللہ کے اوامر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا پابند ہو جاؤ تاکہ ہم آپ کے امتی ہوں اور بروز محشر آپ کی شفاعت نصیب ہو اور آپ کے حوض مبارک پر ہمارا ورود ہو اور ہم وہاں سے دھتکارے نہ جائیں کیونکہ آپ نے فرمایا ہے انا فرطکم علی الحوض [illegible] فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی یعنی امت کے کچھ لوگ میرے حوض سے گزریں گے تو انہیں دھتکار دیا جائے گا تو میں کہوں گا یہ میرے امتی ہیں تو کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ آپ کے بعد انہوں نے دین میں کس قدر نئی باتیں ایجاد کی ہیں تب میں کہوں گا میرے بعد دین میں تبدیلی پیدا کرنے والوں کو دور ہو دور

سیاسی تجزیہ

پاکستان — غیر یقینی حالات

پاکستان میں پانچ جولائی ۷۷ء کو جب جنرل ضیاء الحق نے مسٹر بھٹو کو اقتدار سے خارج کیا تو انہوں نے اعلان کیا تھا کہ فوج نے اس لئے مداخلت کی ہے تاکہ ملک کو خانہ جنگی سے بچایا جائے اور عوامی نمائندوں کو اقتدار سونپنے کے لئے پر امن ماحول پیدا کیا جائے جنرل موصوف نے ۱۸ اکتوبر ۷۷ء کو پاکستان میں عام انتخابات کا اعلان بھی کیا تھا اور قومی محاذ نیز مسٹر بھٹو کی پیپلز پارٹی انتخاب کے لئے تیار بھی تھی۔ لیکن اچانک ہی حالات نے پلٹا کھایا اور دیکھتے ہی دیکھتے ساری صورت حال تبدیل ہو گئی۔ مسٹر بھٹو کی قائم کردہ فیڈرل سیکورٹی فورس کے سابق ڈائریکٹر مسٹر مسعود محمود کے چند انکشافات نے مسٹر بھٹو کی تقدیر پر گویا مہر لگا دی۔ مسٹر محمود کے اس الزام کے مطابق مسٹر بھٹو نے انہیں مسٹر احمد رضا کو راستے سے ہٹانے کا حکم دیا تھا کیونکہ وہ قومی اسمبلی میں مسٹر بھٹو پر سخت تنقید کرتے تھے مسٹر بھٹو کے حکم کی تعمیل میں جب سیکورٹی فورس کے افراد نے کمین گاہ سے حملہ کیا تو مسٹر قصوری تو بچ گئے لیکن ان کے والد جو ان کے ساتھ ہی موٹر کار میں سفر کر رہے تھے جان عزیز سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اور اب مسٹر بھٹو اس جرم کی پاداش میں لاہور ہائیکورٹ کے کٹہرے میں کھڑے کر دیئے گئے ہیں۔ فوج نے جب مسٹر بھٹو کو اس الزام میں گرفتار کیا تو شاید اسے خیال بھی نہ تھا کہ بھٹو اس شکنجے سے آسانی سے نکل جائیں گے لیکن جب عدالت نے ان کی درخواست ضمانت منظور کر لی تو فوجی حکمرانوں کو احساس ہوا کہ ان کی گرفت کافی ڈھیلی ہے اور اس کا امکان ہے کہ بھٹو جیسا شاطر اور بین الاقوامی قوانین کا ماہر اس شکنجے کو اپنے دلائل سے توڑ کر نکل جائے لہذا ضمانت کے بعد اقتدار کے غلط استعمال کرپشن اور ایسے ہی دیگر سنگین الزامات کے تحت انہیں پھر گرفتار کر لیا گیا اور یہ دوسرا مقدمہ سپریم کورٹ کے روبرو پیش ہے جہاں مسٹر بھٹو نے ضمانت کے لئے عرضداشت داخل کی ہے۔ ویسے اقتدار کے ناجائز استعمال کے الزامات ایسے ہیں کہ فوجی حکمران بھٹو کو فوجی عدالت کے روبرو پیش کر سکتے ہیں جنرل ضیاء الحق نے اعلان کیا تھا کہ ان مقدمات کا تصفیہ ہونے کے بعد ملک میں عام

انتخابات ہوں گے لیکن اتنی قلیل مدت میں مقدمات کا فیصلہ ممکن نہیں تھا اس لئے انتخابات غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیئے گئے۔ اور فوجی حکمرانوں کو اپنے سب سے اہم اور بنیادی وعدے سے انحراف کرنا پڑا اس سے نہ صرف ملک بلکہ بیرون ملک بھی فوجی حاکموں کے صدق نیت پر کھل کر شبہ کا اظہار کیا جانے لگا۔ اگرچہ جنرل ضیاء الحق نے سابق ائر مارشل اصغر خاں سے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ سال کے وسط تک ملک میں عام انتخابات ضرور کرائیں گے اور اس طرح انہوں نے قومی اتحاد کو مطمئن کرنے کی کوشش کی ہے لیکن آثار بتا رہے ہیں کہ قومی اتحاد بھی جو کل تک جنرل موصوف کا ساتھی تھا شبہ اور تذبذب میں پڑ چکا ہے۔ دوسری جانب فوجی حکمراں خود اپنی ہی چال کا شکار ہو گئے ہیں ان کا خیال تھا کہ مسٹر بھٹو پر شکنجہ تنگ کر کے وہ پیپلز پارٹی کی کامیابی کے امکانات کم کر دیں گے۔ اور قومی اتحاد کی کامیابی یقینی ہو جائے گی لیکن قتل کے مقدمہ میں ضمانت کے بعد مسٹر بھٹو کی دوبارہ گرفتاری نے پاکستان کی فوجی سرکار کو بالکل ایسے ہی حالات سے دوچار کر دیا جیسے اندرا گاندھی کی گرفتاری کے بعد جنتا سرکار کو پیش آئے فوجی حکمران کیونکہ دستور اور عدلیہ کے پابند نہیں ہوتے اس لئے مسٹر بھٹو کی فوری رہائی تو نہیں ہو سکی لیکن قتل کے مقدمہ میں ضمانت کے فوجیوں نے بھٹو کے کردار کو جس طرح داغدار بنانا چاہا تھا اس دوسرے اقدام سے وہ بھرا داغ دھل سا گیا اور بھٹو کے مخالفین نے بھی دیکھ لیا کہ فوجی حکمرانوں کی نیت کیا ہے دراصل جنرل ضیاء الحق بھی جنرل یحییٰ خاں کی طرح صرف سپاہی ہیں سیاست کی پیچیدگیوں اور عوامی نفسیات سے واقف نہیں۔ انہوں نے سوچا تھا کہ سابق وزیر اعظم کو سلاخوں کے پیچھے دھکیل کر وہ بآسانی ان کا سیاسی کردار ختم کر سکیں گے اور پھر قومی اتحاد کو برسر اقتدار لا کر اپنا مستقبل روشن کریں گے۔ مگر معاملہ اس کے برعکس ہوا پہلی گرفتاری نے اگر ملک کے ضمیر کو جھنجھوڑا تھا اور بھٹو ایک قاتل کے روپ میں قوم کے سامنے ابھرے تھے تو دوسری گرفتاری نے انہیں سیاسی شہادت عطا کر دی۔ وہی لوگ جو کل تک بھٹو کے خلاف نعرے لگا رہے

رہے تھے اور الیکشن میں دھاندلیوں کے الزام پر حکومت سے دست و گریباں تھے اب سڑکوں اور بڑی تعداد میں بھٹو کی رہائی کے لئے فوجی حکمرانوں کے خلاف مظاہرے کر رہے ہیں اور اس جرم میں فوجیوں کے کوڑے کھا رہے ہیں۔ عوامی حمایت اور ہمدردی کا یہ عالم کہ مسٹر بھٹو کی بیوی نصرت بھٹو اور لڑکی بے نظیر بھٹو کے جلسوں میں حاضری لاکھوں کی تعداد میں ہونے لگی اور پھر فوجیوں نے گھبرا کر مسٹر بھٹو کی بیوی اور بیٹی کو بھی نظر بند کر دیا لیکن ظاہر ہے کہ اس اقدام سے بھی مسٹر بھٹو کی مقبولیت میں کوئی کمی نہیں آئی ہے پیپلز پارٹی کو مسٹر بھٹو کی اسیری نے ایک نئی زندگی دے دی ہے اور جیسا کہ حالات سے ظاہر ہے پاکستان میں انتخابات کے التوا کا ایک سبب یہی ہے کہ پیپلز پارٹی نے از سر نو اپنی پوزیشن بنالی اس بارے میں شبہ کم ہے کہ اگر موجودہ انتخابات عمل میں آجاتے تو پیپلز پارٹی ہی دوبارہ جیت لیتی۔ اس لئے نہیں کہ لوگ مسٹر بھٹو کی پچھلی کارروائیوں اور بد اعمالیوں کو بھول گئے ہیں بلکہ اس لئے کہ جنرل ضیاء الحق نے متواتر انتقامی کارروائیاں کر کے مسٹر بھٹو اور ان کی پارٹی کے لئے راہ ہموار کر دی اور کیونکہ قومی اتحاد نے اپنے آپ کو جنرل ضیاء الحق کی سرپرستی میں دے دیا اس لئے عوام اس سے کافی بدظن ہو گئے ورنہ اگر فوجی انقلاب کے فوراً ہی بعد پاکستان میں انتخابات ہو جاتے تو قومی اتحاد کی کامیابی اتنی ہی یقینی ہوتی جتنی آج وہ غیر یقینی ہو چکی ہے

اسلامی حلقے خصوصاً ایران میں فوجی حکومت سے بیزاری اور مسٹر بھٹو کی حمایت نے بھی فوجی حکمرانوں کو کافی پریشان کر دیا ہے تہران میں جنرل ضیاء الحق کے مختصر قیام کے دوران ان سے اخبار والوں نے جس انداز میں انٹرویو لئے اس سے صاف اندازہ ہوتا تھا کہ ایران میں اب بھی مسٹر بھٹو کی مقبولیت کتنی زیادہ ہے۔ ویسے بھی کیونکہ فوجی حکمراں غیر معینہ مدت کے لئے ملک پر حکومت کرنے کا اعلان کر چکے ہیں لہذا پاکستان کے پڑوسی منتظر ہیں کہ فوجی ٹولہ اپنی گرفت اٹھائے اور عوامی حکومت قائم ہو تاکہ اس سے کسی مسئلہ پر بامعنی یا پائیدار بات کی جا سکے۔ پاکستان کو

بین الاقوامی میدان میں بھی کافی الجھنیں پیش آرہی ہیں بہت سے قرضہ جات اور امداد جو عوامی حکومت حاصل کر سکتی تھی فوجی حکومت نہیں کر سکتی اس لئے کہ قرض یا مالی امداد دینے والا ملک یا ادارہ اس بات کی ضمانت چاہتا ہے کہ قرضہ کی واپسی اور اس کے صرف کے سلسلے میں اسے یقینی دہانی ملے۔ ورنہ اس بات کا غالب امکان ہے کہ فوجی حکومت کے بعد جو عوامی حکومت برسر اقتدار آئے وہ فوجی حکمرانوں کے معاہدوں یا یقین دہانیوں کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کر دے کیونکہ فوجی نہ تو عوامی اعتماد کے سہارے برسر اقتدار آتے ہیں اور نہ انہیں عوامی حمایت حاصل ہے۔ اس لئے عوامی رہنما یا کوئی عوامی پارٹی ان کے قول و فعل کی ذمہ دار کیوں بنے گی۔ خاص طور پر اگر پیپلز پارٹی نے انتخاب جیت لیا ہے تو اسے جنرل ضیاء الحق کے بین الاقوامی وعدوں یا معاہدوں سے کیا دلچسپی یا ہمدردی ہوگی۔ اگرچہ بین الاقوامی معاہدوں کا احترام ہر آنے والی حکومت کرتی ہے لیکن جہاں انتقامی جذبہ کارفرما ہو وہاں حکومتوں کا رویہ کیسا بھی ہو سکتا ہے کمبوڈیا میں پرنس سہانوک کی حکومت کو برخاست کر کے ایک امریکن نواز جنرل لون نول نے اقتدار پر قبضہ کر لیا تھا کئی سال بعد جب ویتنام کے ساتھ کمبوڈیا سے بھی امریکی فوجیں فرار ہوئے اور وہاں عوامی حکومت بحال ہوئی تو اس نے لون نول کے دور کی کسی بات کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ یہ مسئلہ آج بھی اقوام متحدہ میں متنازعہ بنا ہوا ہے نئی حکومت جنرل لون نول کے دور کے اقوام متحدہ کے بقایاجات ادا کرنے سے انکار کر رہی ہے اور عدم ادائیگی واجبات کی پاداش میں اقوام متحدہ نے کمبوڈیا کو حق رائے دہی سے محروم کر دیا ہے۔ ایسے حالات میں ہر ایک بیرونی حکومت ڈرتی ہے کہ اگر کل پاکستان میں بھی یہی واقعہ دہرایا جائے تو وہ کس سے مواخذہ کرے گی کیونکہ جس طرح آج جنرل ضیاء الحق نے مسٹر بھٹو کو اقتدار کے ناجائز استعمال اور کرپشن کے الزام میں بند کر دیا ہے بھٹو کی پارٹی برسر اقتدار آکر جنرل ضیاء الحق پر رحم نہیں کرے گی۔ اور انہیں ملک کا آئین معطل کرنے اور عوامی حکومت کو برخاست کرنے کے الزام میں مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا کر دے گی جس طرح یونان میں فوجیوں نے بادشاہ کو ملک بدر کر کے اقتدار پر قبضہ کیا اور کئی سال بعد جب انہوں نے اقتدار عوامی رہنماؤں کے حوالے کیا تو سارے ہی حاکم فوجی افسران کے کٹہرے میں کھڑے کر دیئے گئے۔

غرض جنرل ضیاء الحق جمہوریت نے ملک کو

خانہ جنگی سے بچانے اور آمرانہ اقتدار کی بحالی کرنے کے لئے مداخلت کی تو ملکی سیاست کی بھول بھلیوں میں ایسے پھنس گئے ہیں کہ نہیں نکل پانا مشکل ہے۔ وہ جنرل ایوب کی طرح نجات دہندہ ... نہیں ... [illegible] ... گر رہ گئے ہیں ... [illegible] ... ان کے ... نہیں ہے۔ ترجمان نے بھٹو سے ... سمجھتے ہیں اور ... سب بڑا بیفقر فوجی افسران ... [illegible] ... ہوچکا ہے ... اب نے جنرل ضیاء الحق کو ... آخر وقت ان کے دعوے ... بیٹھے ہوئے ہیں قومی اتحاد کی تکمیل کر جماعت ... کی غیر جانبداری اور اتحاد میں شامل پارٹیوں کے مستقبل کو کسی حد تک مجروح کر دیا ہے۔

اس وقت وہ اسی پر مطمئن ہو سکتے ہیں کہ مسٹر بھٹو کو بر خود سول یا فوجی عدالت سے سزا دلا دیں۔ سزائے موت دینا تو آسان نہیں ہے اور نہ ان حالات میں اس حد تک جانے کی کوئی حکمران جرأت کر سکتا ہے تاہم عدالت سے جرم ثابت ہونے پر مسٹر بھٹو کے سیاست میں حصہ لینے پر پابندی عائد کی جا سکتی ہے تا اہل ہو کر وہ رفتہ رفتہ آہستہ آہستہ خود ہی پس منظر میں ڈوب جائیں گے لیکن یہ سب حکمرانوں کی خیال آرائی ہے حالات کیا رخ اختیار کرتے ہیں یہ کہنا بہت مشکل ہے در حقیقت جزوی ... تک حالات کی خبر ... کر دیں ... فوجی حکمرانوں کے قدموں سے زمین کھسک چکی ہے اور ... کی طرح مسٹر بھٹو بھی ایک چیز کی دقت کو اپنے زوال کا ... ٹھہرایا ہے اور اس طرح فوجی حکمرانوں کو دفاعی پوزیشن میں ڈال دیا ہے غیر ملکی حکومت (یعنی امریکہ) سے مسٹر بھٹو کا ٹکراؤ ... بات نہیں ... کی فراموش ... پاکستان اور امریکہ کا اختلاف شروع ہوا تھا ... اور ... کی ... کوششیں ... کو اس اقدام سے روکنے میں ناکام رہیں۔ کیونکہ یہ مسئلہ قومی وقار کا مسئلہ بن چکا ہے اور فوجی حکمران بھی اس سے قدم پیچھے نہیں ہٹا سکتے۔ اس لئے اب اس سلسلے میں امریکہ کا رویہ کیا ہوگا یہ بات ابھی پوری طرح واضح نہیں ہے جنرل ضیاء ... جانب کی خریداری کی بات کی تصدیق کر چکے ہیں بنا بریں امریکہ کو ان سے وہی شکایات ہے جو مسٹر بھٹو سے تھی غرضیکہ اس وقت پاکستان میں حالات کافی غیر یقینی ہیں اور فضا بڑی حد تک مسٹر بھٹو کے حق میں ہے قومی اتحاد کی ناکامی پوری طرح عیاں ہو چکی ہے۔ یہ اتحاد صرف حکومت کی تشکیل کے نظریہ کو سامنے رکھ کر بنایا گیا تھا اور سیاسی تشکیل ملتوی ہونے پر اس میں اختلافات ابھر کر سامنے آچکے ہیں۔ احمد خاں مقیم پاکستان

کا آئندہ ... راہ عمل قرار دیا جا رہا تھا قومی اتحاد کے حلقے ... ہو گئے ہیں اور اسی طرح عوام کو یہ بتا دیا گیا ہے کہ پیپلز پارٹی کا حریف ملک میں کوئی نہیں ہے بالفاظ دیگر قومی اتحاد کے ٹوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ قومی حکمران الیکشن کو اور بھی موخر کریں گے انہیں مسٹر بھٹو کی پارٹی کا جیتنا پسند نہیں اور قومی اتحاد اپنی نااہلیت کا خود بھی اعتراف کر چکا ہے ان حالات میں فوجی کب تک عوامی جذبات اور اضطراب کو دبا سکیں گے۔ وقت بتائے گا۔ ایوب جیسے حکمراں عوامی غضب کے سامنے نہیں ٹھہر سکے۔ اب پھر پاکستان کا ذرائع ... صورت حال پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ ماضی قریب کی تاریخ سے شاید انہوں نے کوئی سبق نہیں لیا۔

ہمیں اعتراف ہے کہ ترجمان کا دستور ... اور اس کے متنوع مضامین ایک آل انڈیا جماعت کے شایان شان نہیں لیکن اس میں تبدیلی اور انقلاب آپ کے تعاون کے بغیر ممکن نہیں ہے

(ع۔ ط۔ مدرس)

ترجمان ہفت روزہ بھی ہو سکتا ہے اور صفحات بھی بڑھ سکتے ہیں

جماعت کے تمام احباب یہی خواہ چاہتے ہیں کہ جماعت ہر لحاظ سے ترقی کرے اور جماعت کا واحد آرگن ترجمان بھی ترقی کرے۔ بہترین اعلیٰ معیار، بہتر چھپائی اور دلچسپ مضامین بھی شائع کرے یہ سب کچھ ہو سکتا ہے اگر آپ کا تعاون حاصل ہو۔ آپ کے تعاون کے کئی طریقے ہیں سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ اپنی جماعت کے لوگوں کے بے شمار مختلف چیزوں کے کارخانے ہیں بہت سی صنعتیں ہیں اور مختلف قسم کے کاروبار ہیں کسی کا تیل کا کام ہے کسی کا عطر کا ہے کسی کا پرفیوم، کنگی اور ساڑی کا ہے کسی کا ... کا ہے کسی کا مطلب ہے کسی کا ... کا ہے کسی کا کتابوں کا ہے۔ یہ سارے رنگ جماعت کے تعاون اور اپنے کاروبار کی تشہیر کے لئے ترجمان میں اشتہارات دیں اس سے جماعت کے لوگوں کو ایک دوسرے کے حالات کا علم بھی ہوگا اور ایک دوسرے کے کاروبار بھی کریں گے ایک دوسرے کو اس سے بڑا فائدہ ہوگا اگر اس طرح کے تین چار صفحات کے مستقل اشتہارات اپنے ترجمان کو آپ لوگ دے دیں تو بہت جلد یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہو سکتا ہے کہ ترجمان ہفت روزہ ہو جائے اور صفحات بھی بڑھ جائیں اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ اس کا جواب آپ کیا دیتے ہیں۔ خریدار حضرات اس طرح اپنے ترجمان کا تعاون کر سکتے ہیں کہ مدت ختم ہونے سے پہلے اپنا چندہ ارسال کر دیں اور بقایا نہ رہنے دیں اور نئے خریدار بنانے کی کوشش کریں، سالانہ اعلان اور اپیلیں شائع کرائے اور احباب اس طرح تعاون کر سکتے ہیں کہ ہر اعلان و اپیل کے ساتھ اشاعت فنڈ میں چندہ بھیجا کریں حسب حیثیت بھیج دیا کریں۔ اہل خیر اس طرح بھی مدد کر سکتے ہیں کہ نادار لوگوں کے نام یا دیگر مسلک کے لوگوں کے نام اور اداروں کے نام ادارہ ہیں ترجمان کا اشتہارات جاری کرا دیں اس سے تبلیغ بھی ہوگی تعاون بھی ہوگا اس کا نتیجہ ابھی تک بہت مفید رہا ہے بہت سے لوگ مرتد ترجمان کے مطالعہ سے اہل حدیث ہو گئے اور تمام بدعات و خرافات سے تائب ہو کر کتاب و سنت پر گامزن ہیں۔

صحت کا حافظ
نورانی تیل
درد۔ چوٹ۔ زخم۔ جلنے کٹنے کی
مشہور عام دوا
انڈین کیمیکل کمپنی
مترنا تھ بجن دہلی

لکھنؤ کے
مشہور عطریات
* عطر زعفرانی
* حنا
* عطر شمامۃ العنبر
عبدالحفیظ محمد یوسف تاجران عطر
... لکھنؤ

ہند تیل
زخم کے جسمانی۔ درد۔ چوٹ۔ موچ۔ جلنے۔ کٹنے ... کا لازمی علاج ہے۔ ... آرام ہوتا ہے
ٹریڈ مارک ہند کیمی ورکس۔ مترنا تھ بجن دہلی

D (D) 307 یکم دسمبر ۱۹۷۷ء

شرح تعاون
* سالانہ دس روپے
* ششماہی پانچ روپے پچاس پیسے
* فی پرچہ پچاس پیسے

1372
Md. Ismail ...
Moh. Khilwat ...
4-524.
Hyderabad.
(ANDHRA)